



اور جو شخص کوئی چھوٹا گناہ کرے یا بڑا گناہ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگائے
سو اس نے تو بڑا بھاری بہتان اور مزاح گناہ اپنے دل پہ لادیا

علماء حق پر — علماء سوء کا

بہتانِ عظیم

حکیم امیر علی قریشی مدنی

حسبہ دعوات صاحبہ برکت العصر محدث اعظم مفتی اعظم پاکستان

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ

ناشر: محمد خالد نقشبندی

مہاجر مدنی

مسلمانوں کو قفر قرار دینے والے شخص کی خلاف شرعی عدالت مقدمہ

چلایا جائیگا، ملائیشیا کی پارلیمنٹ میں بل پیش کر دیا جس پر مخالفین کی مخالفت سے جاری کرنے پر
اختصاصاً ناپسندیدہ
کو الیپور (وطن نیوز) ملائیشیا کی حکومت ان دنوں ایک مسودہ قانون کو حتمی صورت

دسہ رہی ہے جو اس سال اگست میں منظوری کیلئے پارلیمنٹ میں پیش کر دیا
جائیگا۔ اس قانون کے تحت کسی مسلمان کو کافر کہنے والا شخص سخت سزا پائے

گا۔ ہفت روزہ ایشیا ویک کی اطلاع کے مطابق یہ قانون بنانے کی ضرورت

اس لئے پیش آئی ہے کہ ملک میں ایک اسلام پسند جماعت پارل اسلام
ملائیشیا کے لیڈر مقبولیت حاصل کرنے کیلئے جو مخالف جماعت خصوصاً برائے

یونائیٹڈ آرگنائزیشن کے لیڈر اور کارکنوں کے خلاف معمول سے اختلاف پر کفر کا
فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔ گذشتہ دنوں وفاق میں شامل نور ریاستوں کے

حکمرانوں کی کانفرنس میں اس صورت حال کا سختی سے نوٹس لیا گیا یہ حکمران
اپنی اپنی ریاستوں کے دینی سربراہ بھی ہیں ان کا کہنا ہے کہ کسی مسلمان کو بد

سوچے سمجھے اور بلا ثبوت کافر قرار دینا ملکی اور اسلامی قانون کے خلاف ہے۔
انہوں نے سفارش کی کہ ایسے الزامات عائد کرنے والوں کے خلاف شرعی عدالت

میں مقدمہ چلایا جائے۔ امیر علی قریشی یورپین اسلامک سنٹر ڈائریکٹر

ڈان کا مشر انگریز (یورپ کے)

EUROPEAN ISLAMIC MISSION, UNITED KINGDOM

22, Rotherhithe Road, E14 3JF, LONDON

ENGLAND

قیمت: 10 روپے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول الله
الحکرم ونبيه الامين سيد الاولين والاخرين
امام المرسلين وخاتم النبيين شافع المذنبين يوم
المديت وعلى اله واصحابه نجوم الدانية واليقين

اما بعد :

ایمان و اسلام کی دعوت حضرات انبیاء کرام کی تشریف آوری کا مقصد اعظم
تھا، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اس دعوت حقہ کی تفسیر قرآن کریم اور احادیث
بنی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی شکل میں احسن تعبیر کے ساتھ کائنات میں
موجود ہے، قرآن و سنت کے ایمان و اسلام کی جو تعریف و توضیح فرمائی ہے وہ نہایت
آسان لفظوں میں اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتقاد و یقین
کو نچستہ اور راسخ کرنے کا نام ہے، یہ اعتقاد و یقین وہ عظیم ضمانت ہے جس کے
توسط سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خدو امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تکہ عقیدے اور عمل کی حفاظت کا جو درس دیا گیا وہ حفاظت ہمیشہ
سلامتی و صحت کے ساتھ شمار مان نظر آتی ہے، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین و محدثین کے عظیم مسلخ اسلام کی
شکل میں دینا کے سامنے ہیں جن کی زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم پر کمال یقین و راسخ اعتماد کی وجہ سے اعتقاد و اتباع کی پونچیاں بن چکی ہیں۔
آج ان کے دامن سے وابستگی میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

فرمانی ہیں کہ زیادہ روک ٹوک نہ ہو، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ علامہ شریعت نے بھی یہی نصیحت اپنے قرائن میں کی اور ان کی تاکید سے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان کے حکام سے خود اپنی حضرات اور دنیا و مافیہا کے علمائے شریعت کے مشترک جامع پر درگاہ امجدیہ کا مقصد ایک ہی تھا اس عظیم پروگرام کے داعیان دارالعلوم دیوبند کے حضرات ثابت ہوئے جنہوں نے یقین و اعتماد کی جنگ کی بامی کے سلسلے میں تمام محاذوں پر ثابت قدمی سے قرآن و سنت کے صحیح فہم و فہم کے ساتھ خدمات انجام دیں،

یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ہندوستان کی مثالی متعصب اور غلام قوم سکھوں کو تباہ کرنے کے لیے دہلی تا بالاکوٹ جہاد کے تمام محاذوں کو کھود دیا اور اس سلسلے میں انبیاء اور صالحین کے صحیح جانشین ثابت ہوئے جو بے شہادت تک کو ترجیح دیں۔

محرم الثانیہ بدست راہ برداشت
شروط عشق است در طلب مروت

ابھی حضرات نے انگریزوں کو غاصبانہ تصرف کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کا تہذیبی دشمن ہونے کے علاوہ ملکی دشمن ثابت ہوا اس کو بھی ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لیے مالنگی اساتذہ اور قیدیہ کی تمام تکالیف و اہمیت عظمیٰ سمجھ کر برداشت فرمائی، ساتھ ہی ہندوستان کے دیرینہ ہندو قوم جن کے ساتھ اختلاط و اسلصال کی وجہ سے مسلمانوں کے عقائد میں شرک کی آمیزش اور اعمال میں رسوم و توہم نے جنم لیا تھا اس کے خلاف بھی نہایت ہی مثبت اور اصلاحی علمی اقدامات فرمائے اور ان تمام محاذوں کو ثابت قدمی سے چلانے

معرفت و ستائشی ہے، اور ان کا ملین کے دامن کو چھوڑنے کے بعد ایمان و عمل کی تباہ کاریاں نئے فتنوں کی شکل میں دنیا کے سامنے ہیں، بالکل اس مختصر مقالے کی روشنی میں اگر منتظر انصاف ہوگا آخرت کو سامنے رکھ کر جان لیا جائے تو مشترکین مکہ اور منافقین زمانہ رسولؐ سے لے کر آج تک کفر و ضلالت کی جتنی تاریکیاں ہیں یہ درحقیقت اس مسئلہ یقین و اعتماد سے محروم ہونے کے بعد قرآن و سنت کی تعلیمات و آیات کے مشکلات سے منظر آتے ہیں۔

تاواریث ہر پادریزیت بھر بیت ہر پاچکر الویت، رافضیت ہر اجماعیت
یہ سب یقین و اعتماد دین سے بے بہرہ ہونے کی سزا ہیں تباہ کاریوں کے دلدل میں پھنسے چلے آئے ہیں، ان میں سے بعض فتنے اسلام کا رنگ لائے ہوئے ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس اسلام کے داعی اعظم ہیں اور حجت اللہ علیہ بنام کریم بھی گئے ہیں اس اسلام کے بنیادی اصول جیسے قرآن عظیم اور سنت نبویؐ کی روشنی میں غور کرنے کے بعد نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ انشاؤ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین و اعتماد رکھنے والا اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ لوگ درحقیقت "الہیم اکملت لکم دینکم" (آلہ) کے واضح شکر اور خدایاں کے نیا دلوں کے لیے اس سے زیادہ نہیں ہے، چنانچہ چھوڑ کر لے لے ان کے معاہدہ مذہب پر غور کرنے سے چودہ سو سالہ تاریخ اسلام جو قرآن و سنت کی زندہ و متحرک تصویر ہے، معذرت خواہ نظر آتی ہے، ہندوستان کے دورِ آخر میں جہاں اسلامی حکومتیں ٹوٹ گئیں اور اقدار دینی وین کی فضاں لگی اس وقت بھی اسلام کے صحیح داعیان نے غور کیا کہ مطلوب یقین و اعتماد کی بجائے کفر و غیر مسلمانوں کے عقائد دین کا تحفظ بالکل ہے، ہندوستان کے تمام اولیاء کرام نے بھی محنت و فکر

جیسا کہ مشرکین مکہ نے ۳۹۰ بت خدا سمجھنے کے باوجود اپنے آپ کو الٰہی بھی کہا جس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا معشر قریش واللہ لقد خالفتم ملت ابیکم ابوہیم (خدا کا کتب غیر)
بالکل اسی طرح ان مشرکین ہند نے عقائد اعمال میں ہندوؤں کی تقلید کرتے ہوئے اپنے آپ کو سنی عاشق رسول کہلانے کے دعوے کیے، چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اعمال سے لے کر عقائد تک ایک متوازی شریعت قائم کرنا الٰہی جس کا اقرار ان الفاظ میں کیا گیا:

”حتی الامکان اتباع شریعت نہ مجبوراً اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے ایم فسرض ہے۔ (روایا شریف ص ۱۱۱) (دستخط غیر احمد رضا بطور بحالت صحت جو اس)

چنانچہ انبیاء و اولیاء کرام کے لیے علم غیب کا اثبات حاضر و ناظر ہر مشکل کشا، وغیرہ عقائد کو غلطی سے گئے، جب کہ ان سب چیزوں کی اللہ تعالیٰ کے سوا اور رسول سے لے کر خود قرآن و سنت میں بغیر قطع کے ساتھ موجود ہے اور سات سو سے زائد فقہاء اسلام نے ایسے شخص کو کافر قرار دے دیا تھا، ملاحظہ ہو:

خلاصۃ الفتاویٰ، ج ۲ ص ۳۸۵، حاشیہ ۱، ج ۲ ص ۴۶۶، حاشیہ ۱، ج ۲ ص ۲۹۲، حاشیہ ۱، ج ۲ ص ۳۶۶، ج ۲ ص ۱۹۸

قرآن کریم کی ایک ہی آیت پر خود کر سنے کے بعد اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتماد و یقین رکھنے والا ایسوں کا جھوٹا سامی سے سمجھ سکتے ہیں:

کے لیے دارالعلوم دیوبند جس عظیم درگاہ میں آج بھی جن کا مقصد قرآن و سنت کے وہ علوم جو دنیا کی بقا کے سامان ہونے کے علاوہ اعتقاد و یقین کی روح تھی۔ مگر جیسا کہ عادت یہی ہے کہ جب بھی انبیاء اور صاحبین نے اللہ کے دین کی بالا دستی قائم کرنے کے لیے میدان عمل میں قدم رکھا ہے وہاں دشمنوں نے طعنے طرح سے انہیں اسلامی خدمات انجام دینے سے باز رکھنے کی پوری کوشش کی ہے قرآن کریم میں بہت سارے انبیاء اور مسلمانوں کی جو تاریخی بیان فرمائی گئی ہے وہاں یہ بھی ہے:

فان کذبوا کذب رسول من قبلک جاء و ہا البیت والزبور والکتاب المتین۔ (آل عمران ۷۵)

دور قبل نبی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی کی تعبیر میں صاف صاف کہا تھا: ”ما من نبی الا عودی“ خدا کے تمام پیغمبروں کے ساتھ دشمنی کی لگی یہاں تک کہ انہیں اپنے شہر سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ملاحظہ ہو ہر شرور بنامی۔ بالکل اسی طرح ہندوستان میں بھی علماء حق کے مقابلے میں انبیاء کے دشمنوں کے ہم مسلک پیدا ہوئے، جنہوں نے شہداء و بالا کوٹ، مجاہدین جنگ آزادی ایران، مالٹا اور داعیان توحید و سنت کو داغدار کرنے کی پوری کوشش کی اس فرق کے ساتھ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کو توحید و سنت کی دعوت کی سزا میں صابی کہا گیا اور اس جس جماعت حقہ کو دبا ہی کہا گیا ہے

خداوند تیرے بندے جہاں بھی پائے جاتے ہیں
تو خاک و خون میں تر پائے جاتے ہیں،

”قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا
اللّٰهُ“ (الانبیاء)

آپ فرمادیجئے آسمان وزمین میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جو غیب
جانتا ہو۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت عائشہ صدیقہؓ جو جماعت صحابہؓ میں سب سے
فہمی فقیہہ اور قرآن دان تھیں وہ فرماتی ہیں، من قال انت محمد ا
يعلم ما في غد فقد اعظم على الله الفرية۔ جو یہ کہے کہ کتاب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل کی باتیں جانتے ہیں اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ
باندھا۔ اسی طرح اللہ جل جلالہ نے قرآن کریم میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان بیان فرماتے ہوئے اعلان کیا۔

”قُلْ اِنَّا اَنۡاۤ اِبۡنَۃُ مِثۡلِکُمْ“ آپ فرمادیجئے بے شک میں تمہاری
طرح بشر ہوں، اور آخر کب تک اس سے انکار کر کے محمدؐ کو نہ مانو؟ نور اللہ کا
عقیدہ گھڑ دیا گیا جب کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نور ہونے کے سلسلے میں کوئی حدیث صحیح نہیں اور آپ کی بشریت مبارکہ
بعض قرآن قطعی یقینی اور غیر اختلافی حقیقت ہے۔

مبلغ العلم فیہ امتہ بشر
وانہ خیر خلق الله کلہم

وہ بشر ہیں حدیثی ہے میرے علم و فہم کی، سب سے مخلوقات میں افضل
فہم القدر بھی۔

یہ کہنا کہ بشر فورے کمتر ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی تکمیل کر لی ہے۔ کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرایا
تھیا تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام بشر تھے، اسی خالق بشر من طین۔
اور فرشتے قطعاً نور تھے، بخلاف صحیح مسلم شریف،

گویا خدا اول سے یہ فیصلہ کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بشر نور سے افضل
ہے، بلکہ قرآن کے بیان کے مطابق شیطان کو بھی یہی ملاحظہ تھا کہ بشر نور سے کمتر
ہو تاکہ جس کی وجہ سے وہ بشر کی تعظیم بجا نہ لاسکا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”وَ اَنۡ عَلَیۡکَ اللَّعْنَةُ اِلٰی یَومِ الدِّیۡنِ“ اور یہ شک قیامت تک تجھ پر
لعنت ہے، عقائد کے اس فقرے جاننے کے بعد تو اعمال کی ایک بندوبستی
رسوم و بدعت کا ایک سیلاب ہے جس میں امت کو ابھار دیا گیا۔ نتیجہ کیا رحمتوں
وسلوں، بیسواں، چالیسواں، ابرسیاں عرس وغیرہ جن کی شرعی حیثیت سے قرآن
و حدیث اور چودہ سو سالہ تاریخ اسلام خاموش ہے اور یہ سب کچھ اس لیے
کہ ان پر اگر علیحدہ دین و مذہب استوار کر دیا جائے۔ یقیناً اعتماد کی محرومی کی
نار واد استیساں جذبات اور خلاف تہذیب ہتھکنڈوں کا ایک دلدل ہے جس
کی نہ انتہا ہے نہ انتہا چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

مسلمان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن شریف کے سامنے
معاظ ہو تاکہ یہی وجہ تھی کہ ہمارا کرام قرآن شریف کی تفسیر کرتے وقت ہم
خائف رہتے تھے، ملاحظہ ہو مقدمہ تفسیر ابن کثیر و مقدمہ تفسیر ابن جریر، نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس نے قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر جان بوجھ
کر غلط بیان کی اس کے گھر کی اور اگر کسی نے بغیر سوچے بچے ترجمہ و تفسیر کی گودہ
صحیح بھی نکلی تو اسے غلطی کی جیسا کہ مذکور بالا احوال میں گزر چکا۔

خان صاحب بریلوی نے متوازی دین و مذہب کے لیے بنیاد رکھتے ہوئے قرآن کی جو تشریف کی جسے کو فردوسیم سے وصلہ و ازجہ رکھا جاتا ہے وہ اس شان سے کی گئی کہ اسے تفسیر و لغت وغیرہ دیکھ بغیر آپ نبیؐ کی الہیہ برہبہ بولتے جاتے اور صمد الشریعہ اسے لکھتے جاتے، ملاحظہ ہو امام احمد رضا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حرمین شریفین سے مرودہ یہ تشریف دین کا مظلوم مقام عقائد و اعمال اسلام کے رشتے سے کٹنے کا جھکڑ ہے۔

اس ترجمے میں بے دینی اور بدعتی شامل کرنے کی جو مدحوم کوشش کی گئی ہے اس کا اندازہ ایک مثال سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کا معنی ایک بھڑو دیا گیا، اہمیت کے متعین نے جو معنی و مطلب بیان کیا تھا کہ نبی اشرف تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی خدائی پیغامات سناتے ہیں جس کی تفصیل عقائد و لغت کی تمام مستند کتابوں میں موجود ہیں، مگر خان صاحب بریلوی نے نبی کا معنی غیب کی خبریں بتانے والے سے کہا ہے جب کہ یہ معنی عیسائی مذہب کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ علماء اسلام نے اس کو بھی اختیار نہیں فرمایا ہے۔ چنانچہ محیط المحيط میں ہے: "النبی وہی اخبار عن الله" یعنی نبی اشرف تعالیٰ کے بتانے سے بیان فرماتے ہیں آگے لکھتے ہیں: "وہی ما اطلق اللہ عنہ" انحصار مطلقاً علی ما لا یخبر بالغیب او المستقبل، (محیط المحيط ص ۸) یعنی عیاں میں اس نے نبی کا معنی غیب کی خبریں بتانے والے سے کیا گیا ہے۔ چونکہ دین و قرآن بدلنے کی بنیاد مولوی احمد رضا خان صاحب ڈال چکے تھے اس واسطے قرآن کے ترجمے و تفسیر میں جھوٹ بولنا کوئی شرم کی بات نہیں رہی ملاحظہ فرمائیے اس فرقے کے ایک دوسرے نمونہ جنہیں یہ لوگ بریلوی مذہب کا

حکیم الامت کہتے ہیں اس نے لکھا ہے:

"وہ شیطان فاضل دیوبند تھا" اور یہ انہوں نے اپنی تفسیر نور العرفان سے سورہ ہن کی ایک آیت کے ذیل میں فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں شیطان نے جو کہا تھا انا خلی منہ میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ میں پرانہ صوفی قاید، عالم فاضل دیوبند ہوں، ملاحظہ ہو تفسیر نور العرفان پارہ ۱۱ سورہ ص حاشیہ ص ۳۲۰،

غور فرمائیے کہ جس فرقے کے اس نبی کے معنی بیان کرنے میں اسلام سے ہٹ کر عیسائیت اختیار کی جاتی ہو اور شیطان کو علماء دیوبند کی دشمنی میں فاضل دیوبند لکھنا جائز معلوم ہوتا ہے ہر سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ترجمے و تفسیر میں رد رکھا جاتا ہے اور ایسوں کا دین و اخلاق کس معیار کا ہو گا چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے ہر بھر علماء اہل سنت علماء دیوبند کے خلاف جس بے دینی اور بدعتی اخلاقی کاشتوت دیا ہے اس کو ان کے ایک نقوی کی روشنی میں سمجھ لینا چاہیے۔

"چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ وہ نبی ایسے کو خدا کہتا ہے جس کے لیے بہکنا مہولنا، سونا اور لکھنا غافل رہنا حتیٰ کہ مر جانا سب ممکن ہو کھانا پینا پیشاب کھانا پاخانہ پھرنا، ناچنا ٹھکرنا، شہ کی طرح کھلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی غیبت بھائی کا مرتکب ہونا حتیٰ کہ محنت کی طرح خود مدفون بننا، ان کا خدا سبق ح قدوس ہیں ختمی مشکل ہے یا کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ ج ۱ اول ص ۱۷۷ مطبوعہ

سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈکٹو روڈ فیصل آباد۔

دعا میر کے نزدیک خدا نے تقویٰ الایمان اسماعیل دہلوی پر اتاری دینیوں کا
ایسے کہ خدا کہتے ہیں جو دعا میر کو خدا کہتے ہیں فتاویٰ رضویہ ج ۱ اول ص ۱۵۹ ،
کیا کوئی با حیا انسان ایسی گندمی اور غلیظ باتیں کہہ سکتا ہے ماسس سے
مولوی احمد رضا خان صاحب کہ بے دینی اور بے حیائی اور بہتان تراشی کا جو نشان
ثبوت ملتا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے یہی وجہ تھی کہ حریم شریفین جا کر اس قسم
کے طغلی جھوٹ اور بہتان تراشیاں علماء دینوں کے سر پہ بھی اور اپنے
اس خاص ذہنی نظریات پر وہاں کے علماء کو دھوکہ عظیم دیکر کفر کا فتویٰ لگا
لائے۔ جس کا نام اس دشمن دین نے "حسام الحرمین" رکھا جب کہ گنہگار ہے
گنہگار مسلمان اس پاک زمین پر گنہ گروں سے تو یہ کہنے کے لیے جانتا ہے مگر
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین و اعتماد تو گناہ کے
بعد حریم شریفین بھی جا کر ایسے اتہامات اور کذب بیانیوں کی حیاتی میں اس
پر بھی وہ اور اس کے ماننے والے نازاں ہیں کہ ہم نے علماء دینوں کو وہاں سے
کافر کہلوا دیا چنانچہ کہتے ہیں:

"دینوبندی عقیدہ والوں کی نسبت علماء کرام حریم شریفین نے
بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور فرمایا
ہے کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کسے وہ بھی کافر ہے ملاحظہ
جو فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۷۷ ،

جموٹ اور جذبات کی چند مثالیں اور ملاحظہ ہوں، ایک سوال ہو جس کا
عنوان ہے: "عروض" یہ دعا کہ اللہ دعا میر کو مرادیت کسے جاننا ہے یا نہیں؟

ارشاد: دعا میر کے لیے دعا افضل ہے تم لا یعودون ان کے

لیے آچکا ہے۔ (عزائم علیہ رضایہ حصہ دوم ص ۱۷۷)

جب کہ آقا سے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عمر بھر کلمہ کی ہدایت کی دعائیں فرماتے تھے
اہل طاقت کے حق میں یہ کریمانہ الفاظ آج تک مسلمانوں کے لیے غریزہ عمل ہیں:
"اللہم اھد قومی فاماھم لا یعلمون" اسے اللہ میری قوم کو
ہدایت دے کہو کہ یہ نہیں جانتی۔ پھر اس پر آثارِ جبروت برتی کہ تم لا یعودون
وہابیوں کے پاس میں نازل ہو اللہ تعالیٰ پرکتا صریح بہتان ہے بے دینی
اور جذبات سے منطوبیت کی ایک مثال اور ملاحظہ فرمائیں۔

"رافضی تبرائی، وہابی دینوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیاںی جگر الوئی
نیمیری ان سب کے ذہنی معنی نفس و مراد اور حرام قطعی میں اگرچہ
لاکھ بار عام الہیوں اور کیسے مستحق اور پرہیز گار بنے ہوں کہ یہ سب
حرمدین ہیں، و لا یجبت لہم تعدد۔ (احکام شریعت حصہ اول ص ۱۳۷)

خبر ملاحظہ ہو اور مردوں میں سب سے عجیب قدر تمدن افق رافضی
وہابی، قادیاںی نیمیری، جگر الوئی کہ کلمہ پڑھتے ہیں بلکہ وہابی وغیرہ
قرآن وحدیث کا درس دیتے لیتے ہیں، اور دینوبندی کتب فقہ کے
ماننے میں بھی شریک ہو گئے ہیں بلکہ چشتی نقشبندی بن کر میری مرید
کہتے ہیں، اور علماء و مفتی کی نقیض کہتے ہیں۔ (احکام شریعت حصہ اول ص ۱۳۷)
یقیناً دعا میر کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب نے صرف
علماء دینوبندی پر نہیں بلکہ انبیاء و اولیاء پر بھی تہمت عظیم باندھی ہے چنانچہ
ملاحظہ ہو۔

بڑے مرتد ہیں اس لیے ان کا نکاح حیران سے بھی نہیں ہو سکتا۔ شاید بریلوی حضرات کے ہاں حیوانات کے ساتھ کچل جوجے سنی مسلمان ہونے کے عام رواج ہو جس میں عقل و دانش بیاہر گریست۔

حق تعالیٰ شانہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہر بے دین شہوانیت اور جذبات خیزہ کے دلدل میں پھنسا رہتا ہے۔ ہماری دالست کے مطابق کسی بھی فرقے اور اہل حقن کے ہاں اس قسم کی غلیظ اور ناپاک عیادتیں ملنا ناممکن ہے۔ یہ چند مثالیں جو بطور مشتبہ از خروارے پیش کر دی گئیں۔ مزید تفصیلات ہماری مفصل کتاب "احمد رضا خان بریلوی کے علمی جائزہ" میں عرض کی جائے گی۔

انہ کے پیش تو گفتم غم دل ترسین
کو دل آزدہ شوی و در سخن بسیار است

حق تعالیٰ شانہ کبھی اپنے بندوں پر رحم فرماتے سمجھتے اس قسم کے تقریر اور بے دینی سے نکلنے کا راستہ اپنے خراسانی غیب سے تجویز فرمالتے ہیں انہیں میں سے ان لوگوں کی تحریف دین کی وہ بنیاد جو قرآن عظیم کے ترجمے اور تفسیر کے مقدس پردوں میں کی گئی تھی اس ترجمے اور تفسیر کا حال ہی میں حساس اور غیر متنبہ اسلامی ملکوں کی طرف سے اسے ٹھکرا نا اور بالخصوص مرکز اسلام و ایمان حرمین شریفین جہاں حسب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان نہیں گھس سکتا (جس کا اقرار خود خان صاحب بریلوی نے بھی کیا ہے) کی طرف سے اسے ساندہ کو درگاہ سمعنا اس زمانے کے اسلام کے عظیم معجزات میں سے ہے۔ پھر ان لوگوں کا امام مدنیہ اور امام مکتبہ جیسے عظیم ہستیوں کو کافر سمجھنا اور ان کی

"انبیاء و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں انواع مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ خیمہ باشی مہر مہرے ہیں۔ ملحوظات قصہ سوم ص ۱۵۰، سطر ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دعوت حق

انحمد لله وكفى والقبله والسلام على سيد المرسلين وخاتم
الانبياء وعلى اولاد الشجيا واصحابه الشرفاء الى يوم الدين

اوصاف بعد اجاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس دین کامل اور ملت بیاض کے ساتھ
بیجے گئے جس وہ اتنا کامل اور واضح ہے کہ کسی بنیادی بات میں قطعی اختلاف شدید کی
مزدت باقی نہیں رکھتی تھی مگر اس کے لیے بنیادی طور پر قرآن اور سنت جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و مالہ کے مطابق دل کی گہرائیوں سے ماننا اور پھر زندگی
کے ہر شعبے میں ہر چیز کو اس کی روشنی میں سمجھنا ضروری چیز ہے اس کے بعد اگر اختلاف ہوا
بھی تو اختلاف اختلاف نہیں رہے گا۔ عقائد کے علاوہ دنیائے عمل کا بھی اس میں
زبردست تعلق تھا مگر کام رمضان اللہ علیہم اجمعین جن کا واقعی قرآن و سنت پر چلنا
ایمان و اعتقاد تھا "وَحُكْمًا وَيُؤْتِيهِمْ" کا بہترین باخبر بن کر دنیا کے مسائل سے بلند
نمونہ کے موجود ہے چنانچہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صابر کرام رمضان اللہ علیہم اجمعین
کا عقائد دین میں کوئی اختلاف نہیں ہوا کیونکہ وہ قرآن و سنت پر عشق و محبت کے
جنبے سے پرور پورا ایمان رکھتے تھے اور جب بعض لوگوں نے قرآن اور سنت کو

نے فاق رکھا اور اسلام کرام اور اہل سنت جو قرآن و سنت کے صحیح تعبیر کے نقوش
تھے ایک طرف نظر انداز کر دیے گئے تو اختلاف اتنا شدید ہوا کہ پیغمبر کی وحی پر عدم اعتماد نظر
کرنے پر علم غیب کے عقیدے کے شکار ہو گئے۔ حالانکہ قرآن و سنت کے مسوولین یہ
اس بات کے شواہد عدل موجود ہیں دشمن اور ہی کے جملہ ظلم عدائی وحی سے ہوتے ہیں
قرآن حکم کی آیات میں بھی بالکل صحت و قیام کیا ہے۔ "ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ الْكِتَابِ
الَّتِي لَا تَنفَكُ مِنْكَ" یعنی یہ سب کچھ غیب کی خبریں ہیں مگر اسے پیغمبر آپ کے پاس یہ
پہنچتی وحی بن جاتی ہیں کتنا واضح مسئلہ ہے کہ جو چیز اللہ کے علم میں ہوتی ہے وہ علم غیب
کہلاتی ہے۔ کیونکہ دوسرے اس کے حائن سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ مگر وہی چیز جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ تو اس کا نام علم وحی پر جاتا ہے۔ گویا دنیا
کو خداوند تعالیٰ کے علم کو علم غیب کے بجائے علم وحی کہنا کفر ہے۔ بالکل اسی طرح نبی
کے علم وحی کو علم غیب تصور کرنا اتنا ہی بیگن جرم اور قبیح عقیدہ ہے۔ مگر یہ کسی ایسے شخص
کو یاد کرنا مشکل ہے جس کا اعتقاد قرآن و سنت سے قطع ہوا ہو۔ در قرآن کے
فصل "قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" کے ہوتے ہوئے اس کا متضاد عقیدہ رکھنا
ان پیغمبر کو انسانیت سے نکال کر نور مجسمات تعالیٰ آسان کام نہ تھا جبکہ جو وہ سرسالی سے
یا حق کرتے چلے آئے ہیں کہ انسان کو نورانی مخلوق فرشتوں پر جرات انسانیت اور برتری حاصل
ہے اس کی ایک برتری وجہ یہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے اور وہ سب
افضل تھے۔ لفظ ہر نام و نامی نام سچ ہے۔ و شرح المودت سچ ہے مگر وہ میری طرف سے
ہیں۔ فصل السلف فیہ آتھ بشر و اتھا خیر خلق اللہ حکم

وہ بشر جو حدیث ہے عظیم علم و فہم کی
بیکر کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ سلف میں میری
موجود نہیں۔ ومن ادعیٰ عصیۃ الانبیاء الی یومہ نقی ملہ۔ اگرچہ آپ مقابلا صحت

سخن اول

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جس طرح اس رسالہ سے آج سے کئی سال پہلے
۱۳۲۵ھ میں علامہ اسلامیہ کو فائدہ پہنچا تھا اور احمد رضا خاں صاحب کے اُٹھنے
ہونے فقہ کا سد باب ہو گیا تھا۔ اسی طرح آج بھی سادہ لوح مسلمانوں کو فائدہ
ہوگا۔ اور وہ سمجھ جائیں گے کہ اہلسنت والجماع عت حنفی کون ہیں اور اہل بدعت
رضا خانی بریلوی جو اپنے آپ کو اہل سنت کا نام دیتے ہیں وہ کتنے جنموئے الزامات
لگنے کے عادی ہیں کیسے حنفی اور کیسے اہل سنت ہیں یہ وہ حنفی نہیں ہیں رضا خانی
ہیں وہ احمد رضا خاں کو امام احمد رضا کہتے ہیں اور مجتہد یعنی غیر مقلد کہتے ان
کے فتاویٰ میں تمام فقہاء متقدمین پر اعتراضات و جرح موجود ہے بریلوی مقلد
علماء ان کی وحییت کے مطابق ان کے دین و مذہب پر جو فقط اُن ہی کی کتابوں
میں ہے، چلتے ہیں، حالانکہ انہوں نے اپنے فتاویٰ میں زبردست غلطیاں کی
ہیں۔ انہوں نے مسود کے جو اذکار فتویٰ لکھ کر سود خوری کا رستہ ملک کسول ڈالا
ہے۔ جن پر خدا کی طرف سے عتاب کی دھمک ہے جو کسی اور گناہ پر نہیں آتی
دیکھیں یہاں، رکوع ۵، یہ حال تو ان کے کتبھی اجتہاد کا تھا۔ جو خوف خدا اور
تقویٰ سے بالکل خالی تھا۔ علم حدیث میں ناواقفیت کا یہ عالم تھا کہ وہ حدیثیں
کی اصطلاحات اور ان کے لٹھول پڑی طرح سمجھتے تھے وہ علم تفسیر میں
داخل ہوتے ترجمہ قرآن پاک لکھا تو اس میں انہوں نے غلط ترجمہ ہی کیا اور
خاصی بھی کی اور ضعیف سے ضعیف قول کو ترجمہ میں داخل کر کے قرآن بنا
ڈالا لیکن وہ مفسدین کے پیر ہی امام ہیں۔ کیونکہ واقعی مفسد ہونے میں انہیں
مقام اہمت حاصل ہے۔ دراصل وہ انگریز کے مشائخ کے مطابق کام کرتے تھے

جَدَّ الْحَقِّ دَرْهَقَ الْيَاجِلْ

عقائد علماء اہل سنت

(دلیپسند)

جناب احمد رضا خاں صاحب کی انگریز کچے لئے عتاب

مع

مکاتیبِ حرمین شریفین

دیار حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہنے والے
صوفی امیر علم قریشی قادری

دعوتِ مبارکہ نورانی مسیحاں عافار

کتاب

محمد سعید الرحمن علوی ۱۲-۸- شاہ جمال لاہور ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انہوں نے ہندوستان پر انگریز کی حکومت کو مسلمان کی حکومت قرار دیا۔ انہوں نے اس مقصد سے فتویٰ لکھ کر شائع کیا اس رسالہ کا نام اعلام الاعلام بیان ہندوستان دارالاسلام رکھا۔ یعنی انگریز کی حکومت کے باوجود ہندوستان دارالاسلام ہے وہ باپ دادا اسے انگریز کے خادم چلے آ رہے تھے۔

مولوی احمد رضا خاں کے پر داد احاطہ کاظم علی خاں بریلوی نے انگریز حکومت کی پولیٹیکل خدمات انجام دیں، دہوالکجات، اعظمیہ، مصنفہ نظریہ الدین بہار کی ص ۳۰۔ اقبال کے مدح و عدا ص ۱۰۸، اور فاضل بریلوی کی خدمات کا اعتراض کر کے انہیں حکومت انگریز کا سچا خیر خواہ خود انگریزوں نے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ فرانسس رابنسن لکھتا ہے، "ان کا معمول کا طریق کار حکومت کی حمایت تھی۔ اور جب بنگلہ دہلی اور تحریک خلافت میں انہوں نے مسلسل حکومت کی حمایت جاری رکھی اور ۱۹۲۱ء میں بریلی میں ترک مولات کے مخالفت علماء کی ایک کانفرنس منعقد کی۔ ان کا عوام پر خاطر خواہ اثر تھا، لیکن مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقہ کی حمایت حاصل نہ تھی۔" دہوالک سیر فرزم سنگ انڈین مسلم ص ۲۲۲ کیمبرج یونیورسٹی پریس ۱۹۴۲ء

انگریز کے لیے اس سے زیادہ مفید اور اہم خدمت کیا ہو سکتی تھی۔ کہ مسلمانوں کو ان علماء جن کے خلاف برکتہ کیا جائے جو مجاہدین آزادی میں صف اول کے انگریز وطن تھے۔ بلکہ انہوں نے مذکورہ بالا رسالہ حسام الحرمین تیار کیا۔ اس میں جھوٹے الزامات کا طعنہ باندھ دیا جن کا جواب پیش نظر رسالہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر مسلک اہل سنت پر قائم رکھے اور دین کی شکل بگاڑنے اور بدعات ایجاد کرنے کے گناہ سے بچائے۔ ایمان کامل پر موت نصیب فرمائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق بخشے اور آپ کے سایہ شفاعت میں اٹھائے۔ آمین ثم آمین



پیش نظر رسالہ اسی سال پہلے کی بات ہے کہ احمد رضا خاں صاحب انگریز طاغوت کے خلاف ہیں جنہیں گئے اور تفرقہ بازی کے لئے انہوں نے علماء اہل سنت دیوبند پر طرح طرح کے الزامات لکھے اور ان کا جواب علماء الحرمین سے حاصل کیا۔ جسے انہوں نے کتابی شکل دے کر حسام الحرمین کے نام سے شائع کیا۔ جب علماء اہل سنت دیوبند کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے بھی اپنے عقائد و احوال الطاف میں لکھے اور علماء الحرمین شریعتیں ہی سے اس کی تصدیق کرائی۔ چر علماء اہل مصر و شام وغیرہ مستبک ان کی صحبت پر دستخط لے کر شائع کر دیا۔ انہوں نے اپنی رسالہ کا نام "المہند علی المہند" رکھا۔ اس کے بعد علماء حق کے خلاف انگریز کا انتہائی برا فتنہ ہمیشہ کے لیے دب گیا۔ لیکن چونکہ اب پھر پاکستان میں بکثرت ایسے سادہ لوح لوگ نظر آتے ہیں جنہیں احمد رضا خاں کے پیروکاروں نے پھر دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے یہ بدعتی عالم لوگ حسام الحرمین میں بھی ہوئی باتیں نقل کر کے علماء حق کو کافر اور نہ جانے کیا کیا کہہ رہے ہیں انھیں پتہ نہیں یا خوف اللہ انہیں کہ ان سب باتوں کا کوئی قطع جھوٹے الزام تھے ان کا آج سے ۷۷ سال پہلے ۱۳۲۵ء میں جواب لکھا جا چکا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں رہتا۔ تفصیل کے لیے المہند علی المہند دینی عقائد علماء دیوبند، ملاحظہ فرمائیے۔

میں اس کا اختصار لکھتا ہوں، المہند میں اس وقت اٹھائے گئے الزامات اور پھر ان کے جوابات تحریر ہیں۔ اسے سوال و جواب کی صورت میں پیش کیا جائے گا

۱۰۰۔ جناب: القاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کے لیے سفرِ زیارت آپ لوگوں کے لیے کیا درست نہیں ہے اور کیا سفرِ مدینہ منورہ کرنے وقت فقط مسجدِ نبوی میں نمازیں ادا کرنے کی نیت ہی کرنی چاہیے۔
جواب: ہم اور ہمارے مشائخ، مفتی حضرات اور طریقت میں حقیقی تقرباً قادری، مہروردی، مشائخ جن کے چاروں سلسلوں میں ہم سمیت ہیں، یہ دیتے ہیں کہ روضہ اطہر کی زیارت بھی کی نیت کرنی افضل ہے کیونکہ اسی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا حق زیادہ ہے۔ بچے اور بید و پاں پہنچ جائے گا تو اسے زیارتِ مسجد اور اس میں نماز کی قطعیت خود حاصل ہو جائے گی۔

قطب المارشاہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے زیارتِ المناسک میں بالتفصیل یہ بیان فرمایا ہے۔

سوال: کیا آپ کے نزدیک عاؤں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے وفات پا جانے کے بعد آپ توسل جائز نہیں اور کیا آپ کے نزدیک انبیاءِ کرام، صدیقین، شہداء اور اولیاءِ کرام سے توسل جائز نہیں؟
جواب: ہمارے اور ہمارے مشائخِ کرام کے نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاءِ کرام اور اولیاءِ صدیقین و شہداء سے دعاؤں میں توسل جائز ہے، ان کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی کہ اپنی دعا میں یہ کہے کہ خداوندِ کریم میں تجھ سے فلان کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما اور میری حاجت پوری فرما دے۔ حضرت شاہ محمد اسماعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں صراحت سے یہ مسئلہ تحریر فرمایا ہے۔

سوال: جناب رسالتِ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات جو آپ کو قبرِ شریف میں حاصل ہے کیا وہ خاص قسم کی ہے یا تمام مسلمانوں کی طرح آپ کی حیات برزخی ہے۔
جواب: ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک جناب رسالتِ آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں اور آپ کی حیات اور مقام انبیاءِ کرام کی حیات خاص قسم کی ہے وہ حیات دنیوی برزخی ہے، بعض برزخی نہیں۔ جیسا کہ اور سب لوگوں کی ہوتی ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف "ابناءِ الاکابر بحیثۃ الانبیاء" میں صراحت تحریر فرمایا ہے۔ اور حضرت مولانا محمد تاسم نانوتوی صاحبِ قدس سرہ نے آپ حیات میں یہ بحث نہایت عمدہ طرح لکھی ہے۔

سوال: جو شخص مسجدِ نبوی میں دعا مانگ رہا ہو کیا اسے جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک کی طرف رخ کر کے آپ کے توسل سے حق تعالیٰ سے دعا مانگنی درست ہے؟

جواب: ہمارے نزدیک طریقہ یہ ہے اور اسی پر ہمارے مشائخ کا عمل چلا رہا ہے کہ زیارت کے وقت جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو اور دعا بھی اسی طرح دھڑلے کھڑے کرے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے زیارتِ المناسک میں تصریح تحریر فرمایا ہے اور جواز توسلِ نبیرِ سوہم میں لکھا جا چکا ہے کہ وہ جائز ہے۔

سوال: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھنے اور دلائلِ الخیرات پڑھنے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟
جواب: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنا نہایت پر امید نیک ہے۔ چاہے دلائلِ الخیرات پڑھ کر ہو یا کسی اور طرح، اور افضل درود شریف وہ ہے جو خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین فرمایا ہے۔

دلائلِ الخیرات حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ خود بھی پڑھا کرتے تھے اور اس کے پڑھنے کی ان سے کوئی اجازت چاہتا تھا تو اجازت بھی دیا کرتے تھے۔

سوال: کیا ان کے بعد میں سے کسی ایک نام کی تمام ہی اصول و مسنونہ میں

سوال :- کیا آپ حضرات یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت
یسا اتنی ہے جیسے بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر موقوت ہے اور کیا آپ کے کسی
شخص نے ایسا نہیں ہے

جواب :- ہم میں یا ہمارے اسلاف کرام میں ہرگز کبھی اور کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں
رہا ہے اور ایسی خرافات تو کوئی ضعیف سے ضعیف ایمان والا شخص بھی
نہیں کرتا۔ اس لئے کہ اس پر جو شخص یہ کہے کہ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت اتنی ہی ہے جیسے بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر
موقوت ہے تو ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے

سوال :- کیا آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم فقط
احکام شریعہ کی حد تک ہی تھا یا آپ کو ذات و صفات باری تعالیٰ کے اور
اسرار خفیہ کے علوم اور حقیقتیں وغیرہ بھی عطا ہوئی تھیں۔ جہاں تک
مخلوقات میں کسی اور کی رسائی نہیں ہوئی۔ چاہے وہ مخلوق کوئی بھی ہو
جواب :- ہم نہ ان سے بھی کہتے ہیں اور وہیں بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے
اکابر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ
علم عطا ہوا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذات و صفات باری تعالیٰ
شرعی احکام جو عقلی ہوں اور انسانی حکمتیں اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار خفیہ
وغیرہ تمام ہی علوم آپ کو اتنے عطا ہوئے تھے۔ جن تک مخلوقات میں سے
کوئی بھی نہیں پہنچتا۔ نہ مقرب شدہ اور نہ نبی مرسل۔ اور آپ کو
اولین و آخرین کے علوم عطا ہوئے تھے۔ ارشاد درباری ہے: **وَلِلّٰهِ غَلِيْبٌ**

سوال :- کیا آپ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اہلسنیعین۔ حنفیہ میں کائنات
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اس کا علم آ خطرت
صل اللہ علیہ وسلم کے علم سے علی الاطلاق زیادہ علم رکھتا ہے اور اگر کوئی
ایسا عقیدہ رکھتا ہو تو اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب :- ایسی ہم نہ کہہ سکتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

علی الاطلاق مخلوقات میں سب سے زیادہ علوم اور حکمتوں اور اسرار البیہ
میں جانتے والے ہیں۔ آپ کو تمام آفاق ملکوت کا سب سے زیادہ علم ہے
اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے زیادہ بڑا عالم ہے تو وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات نے
اس شخص کے کافر ہونے کا فتوے دیا ہے۔ جو یہ کہے کہ اہلسنیعین جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

سوال :- کیا آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
کا ذکر شرعاً بڑا ہے۔ بدعت سیئہ ہے جو حرام ہے یا اور کچھ کہتے ہیں؟
جواب :- یہ بات کوئی بھی مسلمان ہرگز نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے
اور حرام ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں۔

مگر وہ تمام احوال کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس
سے اولیٰ اسبابی تعلق ہو۔ اچھے اور بے کاسب و مندوب سے خواہ وہ آپ
کی ولادت شریفہ کا ذکر ہو یا آپ کے دلچسپہ فیض، سونے جانے کا ہو۔ حضرت
مولانا احمد علی صاحب محدث شہداء پوری جو حضرت شاہ محمد اسماعیل
دہلوی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس میلاد کے متعلق فتویٰ تحریر
فرمایا ہے کہ ولادت شریفہ کے تعلق روایات صحیحہ کا بیان مجلس میں منکرات
سے نہایت ہونے پر طریقہ مشرورہ راجع نہ رہا بات خلوص نیت کے ساتھ ہرگز
یقیناً وہ اذکار حسنہ میں داخل ہے اور خیر و برکت کا موجب ہے۔

استدراک

یہ جاننا ضروری ہے کہ سب بریلوی بدعتی حضرات بھی یہ لکھتے اور کہتے
پلہ آ رہے ہیں کہ میلاد شریف کے لئے مجلس کا طریقہ نہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا نہ حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم

تدقیقات علماء عرب عجم

علماء مكرمة و سمرقند

الشيخ عبد سعيد باصيل الشافعي شيخ علماء مكرمة و سمرقند

الشيخ احمد رشيد الحنفي

الشيخ عبد الدين المهاجر فكي الحنفي

الشيخ محمد صديق الانصاري السني

الشيخ محمد عابد فكي مفتي المالكية

الشيخ عبد علي بن حسين المالكي مدرس الحرم

السيد احمد الجوزنجي الشافعي المدينة المنورة

الشيخ رمزي عمر الدين مدرس مدينة الشعاب

الشيخ الملا محمد خان البخاري الحنفي المدرس في دار الفقه بدمشق

الشيخ خليل بن ابراهيم المدرس في دار الفقه بدمشق

السيد احمد الجوزنجي الشافعي بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ محمد بن موسى البخاري المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ عمر بن محمد بن المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ موسى كاظم بن محمد المدرس في باب السلام المدينة المنورة

الشيخ معصوم احمد سيد المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ احمد بن محمد خير الحاج الديلمي المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ محمود عبد الجواد المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ محمد حسن السدي المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ محمد بن عمر الشافعي المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ بن نور محمد مفتي المدرس في المدينة المنورة

الشيخ ابراهيم بن محمد الرحمن المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ احمد باطل المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ عبد الله انصاري الحنفي المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ احمد بن احمد بن المدرس بالمعجم الشريف بدمشق

الشيخ احمد بن محمد خير الشافعي دار الكوفة

حنيفة الشيخ سليم الشافعي شيخ علماء جامع الامام الشافعي بدمشق

حنيفة السيد محمد بن ابو الخير الشافعي ابن عابد بن الحسين

الشيخ محمد بن المدرس في دار الفقه بدمشق

الشيخ مصطفى بن احمد الشافعي بدمشق

الشيخ محمود رشيد لطار الشافعي

شيخ من علمي مدينة دمشق مدرس في دار الفقه بدمشق

شيخ من علمي مدينة دمشق مدرس في دار الفقه بدمشق

الشيخ محمد بن علي الحنفي

الشيخ محمد سعيد الحنفي

الشيخ محمد بن عبد الدال الحنفي

الشيخ محمد ابراهيم الحنفي

الشيخ عبد القادر ليا بدي

الشيخ محمد سعيد الحنفي

الشيخ فارس بن احمد الشافعي بدمشق

الشيخ مصطفى الحنفي

مشايخ علماء عرب

الشيخ احمد بن المأمون البغدادي

الشيخ محمد توفيق المدرس وخطيب جامع السويدي بدمشق

الشيخ عبد الله القادر بن محمد بن سودة المصري وليه

سے زیادہ نمایاں کردار حضرت اسحاق علیٰ نبیؑ کے ہونے کا ہے۔ اسی لیے ان کے بارے میں علامہ رضا نے فرمایا ہے: "وہ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ واضح
 جہاد کی اور ہندوستان کے طول و عرض میں اجتماعی و انفرادی اسفار کر کے شرک و بدعت
 پھیلنے پر توجہ دی۔" پھر ۵۵ھ میں حضرت حاجی امجد و اللہ صاحب مکی رحمتہ اللہ علیہ اور
 کے رفقاء جہاد کا مہم بنے۔ ان کی اس جہاد میں نمایاں حصہ لینے والے حضرت مولانا غوث غفر
 اور حضرت رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس جہاد کے چند سال بعد ان حضرات نے غیر
 متعلقہ مہاجرین اور اہل علم و ادب پر توجہ دینا شروع کیا۔ جس سے ہندوؤں اور انہماک مسلمانوں کی دعوت و
 وائے پیدا ہونے لگی۔ اور شرک و بدعت کے شائبہ والے کفر و تقوا میں تباہ ہو گئے۔ سوائے
 ان حضرات تھے اگرچہ بڑی کم مخالفت جاری رکھی اور ان کو ہندوستان سے نکالنے کے
 لئے براہ راست کوششیں کرتے رہے۔ تاہم اس مسلسل و تہہ و نہاد کوشش میں ہر حالت میں

جناب احمد رضا خان بریلوی کو ان کا مشن بے ساختہ آیا۔ نہ ان کو یہ بجایا کہ یہ حضرات ان
 کی مخالفت کریں اور نہ یہ بات انہیں اچھی لگی کہ یہ حضرات شرک و بدعت کی تردید کریں اور نہ
 اس میں شہید و شہداء علیہ السلام کے خلاف کتاب لکھی جو ان کا نام ان کا کلمہ الشہداء اور دیگر
 ان پر لکھنے پر تو ان کی کوششیں کی نیز مصامحہ میں ان کے نام سے ایک کتاب لکھی جس کا
 مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور حضرت مولانا احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا شبلی
 صاحب مہملان پوری جہاد میں اور حضرت مولانا شرف علی صاحب تھانی رحمۃ اللہ علیہ
 کا نام ہے۔ یہ حضرات احمد رضا خان کی نظریں غارت بن کر گھٹکتے ہیں۔ کیونکہ ان حضرات کی کوشش
 سے شرک و بدعت کی گھٹاٹھ جھٹ رہی تھیں۔ اور وہ وہاں اس شرک کو پھیلنے کو ترجیح
 دیتے تھے۔ یہ احمد رضا خان دیکھ کر بے چارے ہو گئے اور اپنے پیچھے چند ایسے لوگوں کو بھیج دیا
 جنہوں نے ان کے مشن کو آگے بڑھا دیا۔ ان کی جماعت کا سب سے نمایاں کا نام کافر گزنی ہے
 وہ گیا جو حضرت علیؑ کی دینی و ملک پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ یعنی شرک و بدعت کی تردید کرنا
 ہیں ان کو کافر کہنا ان کا خاص کام ہے۔ یہ لوگ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے
 داعی ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب البدعہ میں "اس شرک و بدعت کی بھرپور تردید کیا
 اور ان کے حاکم و حاکم مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا
 شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے داعی ہیں کہ ان حضرات کی تقریرات میں جگہ جگہ
 شرک و بدعت کی تردید ہے۔

احمد رضا خان صاحب نے حضرت اکابر بریلوی کی چند عبارتیں لکھ کر اپنی طرف

سے نقل کر کے لکھا کہ ان کے بارے میں علامہ رضا نے فرمایا ہے: "وہ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ واضح
 جہاد کی اور ہندوستان کے طول و عرض میں اجتماعی و انفرادی اسفار کر کے شرک و بدعت
 پھیلنے پر توجہ دی۔" پھر ۵۵ھ میں حضرت حاجی امجد و اللہ صاحب مکی رحمتہ اللہ علیہ اور
 کے رفقاء جہاد کا مہم بنے۔ ان کی اس جہاد میں نمایاں حصہ لینے والے حضرت مولانا غوث غفر
 اور حضرت رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس جہاد کے چند سال بعد ان حضرات نے غیر
 متعلقہ مہاجرین اور اہل علم و ادب پر توجہ دینا شروع کیا۔ جس سے ہندوؤں اور انہماک مسلمانوں کی دعوت و
 وائے پیدا ہونے لگی۔ اور شرک و بدعت کے شائبہ والے کفر و تقوا میں تباہ ہو گئے۔ سوائے
 ان حضرات تھے اگرچہ بڑی کم مخالفت جاری رکھی اور ان کو ہندوستان سے نکالنے کے
 لئے براہ راست کوششیں کرتے رہے۔ تاہم اس مسلسل و تہہ و نہاد کوشش میں ہر حالت میں

جناب احمد رضا خان بریلوی کو ان کا مشن بے ساختہ آیا۔ نہ ان کو یہ بجایا کہ یہ حضرات ان
 کی مخالفت کریں اور نہ یہ بات انہیں اچھی لگی کہ یہ حضرات شرک و بدعت کی تردید کریں اور نہ
 اس میں شہید و شہداء علیہ السلام کے خلاف کتاب لکھی جو ان کا نام ان کا کلمہ الشہداء اور دیگر
 ان پر لکھنے پر تو ان کی کوششیں کی نیز مصامحہ میں ان کے نام سے ایک کتاب لکھی جس کا
 مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور حضرت مولانا احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا شبلی
 صاحب مہملان پوری جہاد میں اور حضرت مولانا شرف علی صاحب تھانی رحمۃ اللہ علیہ
 کا نام ہے۔ یہ حضرات احمد رضا خان کی نظریں غارت بن کر گھٹکتے ہیں۔ کیونکہ ان حضرات کی کوشش
 سے شرک و بدعت کی گھٹاٹھ جھٹ رہی تھیں۔ اور وہ وہاں اس شرک کو پھیلنے کو ترجیح
 دیتے تھے۔ یہ احمد رضا خان دیکھ کر بے چارے ہو گئے اور اپنے پیچھے چند ایسے لوگوں کو بھیج دیا
 جنہوں نے ان کے مشن کو آگے بڑھا دیا۔ ان کی جماعت کا سب سے نمایاں کا نام کافر گزنی ہے
 وہ گیا جو حضرت علیؑ کی دینی و ملک پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ یعنی شرک و بدعت کی تردید کرنا
 ہیں ان کو کافر کہنا ان کا خاص کام ہے۔ یہ لوگ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے
 داعی ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب البدعہ میں "اس شرک و بدعت کی بھرپور تردید کیا
 اور ان کے حاکم و حاکم مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا
 شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے داعی ہیں کہ ان حضرات کی تقریرات میں جگہ جگہ
 شرک و بدعت کی تردید ہے۔

احمد رضا خان صاحب نے حضرت اکابر بریلوی کی چند عبارتیں لکھ کر اپنی طرف

سے نقل کر کے لکھا کہ ان کے بارے میں علامہ رضا نے فرمایا ہے: "وہ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ واضح
 جہاد کی اور ہندوستان کے طول و عرض میں اجتماعی و انفرادی اسفار کر کے شرک و بدعت
 پھیلنے پر توجہ دی۔" پھر ۵۵ھ میں حضرت حاجی امجد و اللہ صاحب مکی رحمتہ اللہ علیہ اور
 کے رفقاء جہاد کا مہم بنے۔ ان کی اس جہاد میں نمایاں حصہ لینے والے حضرت مولانا غوث غفر
 اور حضرت رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس جہاد کے چند سال بعد ان حضرات نے غیر
 متعلقہ مہاجرین اور اہل علم و ادب پر توجہ دینا شروع کیا۔ جس سے ہندوؤں اور انہماک مسلمانوں کی دعوت و
 وائے پیدا ہونے لگی۔ اور شرک و بدعت کے شائبہ والے کفر و تقوا میں تباہ ہو گئے۔ سوائے
 ان حضرات تھے اگرچہ بڑی کم مخالفت جاری رکھی اور ان کو ہندوستان سے نکالنے کے
 لئے براہ راست کوششیں کرتے رہے۔ تاہم اس مسلسل و تہہ و نہاد کوشش میں ہر حالت میں

اس وقت ممتاز سربراہ ہیں مدینہ منورہ کا فرمانروا حضرت عبداللہ بن علیؓ کی وصیت کے بموجب مدینہ منورہ کے باطل برہگانہ جو کہ غیر مسلم کا قیام ساہا سال سے مدینہ منورہ میں ہے اور بدعویٰ حضرت مدینہ منورہ میں اٹھائے ہوئے مسلم سے بہت زیادہ نفیحت کا اظہار کرتے ہیں اس لئے میں نے مدینہ منورہ میں مداخلت کرنے کی دعوت دی تھی مگر اسے اس پہنچ کر چار سال کی قریب ہو گئے ہیں تو ذی قعدہ ۱۴۵۹ کو کوئی جواب نہیں دیا حالانکہ میں نے ان کو ایک بار مدینہ منورہ میں بھیجا باب عمر بنی کے قریب ۲۷ جولائی ۱۹۵۹ کو غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل پہنچ گیا اور ان سے کہنا کہ جو پہنچا دیتا تھا اس کے جواب کا منتظر ہوں۔ تو ذی قعدہ سے گئے اور دوسری طرف منہ کر کے چل دیئے۔ اس بات کے شاہد جناب الحاج سرسبز زعفرانی شیخ ترمذی سید توحید آف کوٹاہ اب بکر نندہ موجود ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان کے حلقہ کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھے دعوت مبارکہ کوئی علم نہیں ہے کہ کئی بار اجازتیں آچکی ہیں۔ منظور و مینٹلٹ اور شریکٹ لاکھوں لاکھوں شاخیں پر کچے ہیں اور ان کو بڑی ہتھیلی پر بے خبری ایک نہ ہی رہنا اور سیاسی لہر کے لئے قابلِ دلہ ہے۔

نورانی میاں کے معقد کو نے اسحق کو متعدد خطوط لکھے کسی نے لکھا کہ رانا کج بخش
 میں ہم سے مباہرہ کو اور کسی نے لکھا کہ حبیب بگ کی عمارت سے کو وہ چلا اور کسی نے اپنے
 خطوط میں مختلف بات سے نورانی - حبیب بات یہ ہے کہ میرے منورہ کی عمارت کے ویرانہ
 ہرگز منورہ میں کبھی نہ گئے کو تیار نہیں اور نورانی میاں تو کسی قیمت پر تیار ہوتے ہی نہیں
 رہے تھے کہ کو تیار ہوتا ہے اور منورہ منورہ آنا چاہیے۔ ہر دو پاک شیر لاکھوں
 روپیہ ہیں۔ کچھ کچھ سے مباہرہ کو لے گا۔ انہیں کہاں جاتا چھوڑ دے گا ان کا پوری کہ نہ مباہرہ
 کرنے کو مباہرہ میں ہی رہے ہوتے تھے۔

[illegible][illegible]

تمام تحریر و تشریک کا مقصد اور غرض یہ ہے کہ جناب شاہ احمد نورانی یا تو توبہ نامہ لکھ کر یا پھر دو مقامات پر مباہلہ کرنے کو تیار ہو جائیں۔

۱۔ بدینہ مشورہ ۲۔ کتبہ المکررہ
اردو جواب اقبال اللہ علیہ الرحمہ و آلہ السلام صاحب ہفت خود پرچہ قلمی شمس دہلیا

تعارف

فقیر امیر علی نقیؒ کی حضرت عیسیٰؑ کی جہاذاق کر کے امانی قند سرسہ کی اولاد میں سے ہے۔
 جبکہ محمد امجد سید جنر علی شاہ صاحب جنگ آزادی میں شہید ہوئے اور وہی نبی مہدویؑ
 صاحب کعبہ کے والد حضرت محمد شفیع صاحب کھوس کے مقابلہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید
 ہوئے اور عام خاص باغستان میں مدفون ہیں۔

آپ کو والدہ اور سیدہ خدیجہؓ کی تعظیم و احترام کی تعلیم دے کر فرمایا کہ آپ کو سب سے زیادہ تعظیم و احترام دینا ہے۔ آپ کو سب سے زیادہ تعظیم و احترام دینا ہے۔ آپ کو سب سے زیادہ تعظیم و احترام دینا ہے۔

یہ خطوط ہر شخص ہر زبان میں شائع کر سکتا ہے اس کی ایک نقل فقیر امیر علی کے نام

اَلْمُحْسِنِينَ (سورۃ آل عمران)

خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

وَالَّذِي نَفْسِي مَخْمُومَةٌ بِبَيْدِهِ لَا يَتَّبِعُ
بَنِيَّ بَعْدَ مِنِّي هَذِهِ الْأُمَّةُ يَهْدُوهُ
وَلَا يَهْدِي لَهُمْ يَكُونُوا دُلُوعًا يُؤْمِرُونَ
بِأَعْيُنِهِمْ بَعْدَ الْأَكَاثِ مِنْ

بیمہ گاہی ہوں تو وہ ضرور دوزخ میں سے ہوگا

خبر کا شائبہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین حق کی تعلیم اور تبلیغ
میں جو بھی محنت کیں، سخت شقتیں برداشت کیں، اور دشمنانِ توحید کی طرف سے پیچھے ہٹنے والی
اور پھرتی ہو کر، لوگ شرک کے اپنے شوگر تھے کہ آپ کی دعوتِ توحید میں کرتوب کر تے تھے
ان کے دلوں میں شرک اس درجہ تک پکڑ چکا تھا کہ دعوتِ توحید کو سن کر یوں بول لیتے:

أَجْعَلِ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا (سورۃ ص، یعنی کیا اس نے سارے معبودوں کو بچھڑوا کر

صرف ایک ہی معبود کے لئے کو لازم قرار دیدیا؟ دشمنانِ توحید نے اپنی دشمنی میں کوئی کسر چھوڑی
مگر آپ کی محنتیں جاری رہیں اور انھیں کی صفوں میں سے ٹوٹ ٹوٹ کر کثیر تعداد میں انسانوں نے
آپ کی دعوتِ توحید کو لبیک کہا اور اسلام قبول کیا، آپ نے اپنی وفات کے بعد ایک بہت بڑی
جہاد کی تعداد اپنے صحابہ کی چھوڑی جو سب کتب توحید کے داعی تھے، حضرت صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم نے دعوتِ توحید کو کام جاری رکھا، ان کے ہاتھ خوب و عجم میں خوب زیادہ سلام پھیلے،
ان کے بعد تابعین نے اور پھر تبع تابعین نے دعوتِ حق کو آگے بڑھایا، اب عرب و عجم میں لاکھوں

انسانوں نے اسلام قبول کیا اور یہ دعوت برابر جاری رہی، حتیٰ کہ کروڑوں انسان اسلام کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد !

خاتونِ کائنات! حق مجدہ نے ہمیں ہونے انسانوں کو رہبری کے لئے ایسے وقت میں
جس کا سالانہ عزم و شکر کہ آج کا دن ہے اس میں اپنے حبیبِ نبی عربی سید
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت فرمایا، جو آپ عربی تھے لیکن اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کو
رسولِ دنیا کی تمام عالم کے انسانوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ سورۃ سبأ میں ارشاد ہے
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلْعَالَمِينَ اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے
بے پناہ اور بے زاری و بے آگہی کے لئے بھیجا ہے، جو پھر دنیا والا اور دُعا
لَا یَعْلَمُونَ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے،

ساری دنیا کے انسان کا ہے ہوں یا تو کسی کسی بھی پر غم کے رہنے والے ہوں،
بھی نسل اور ذاتِ پات سے تعلق رکھنے والے ہوں سب آپ کی امت و دعوت میں
ہیں یعنی تمام نیک جتنے بھی انسان پیدا ہوں ان سب پر فرض ہے کہ حضورِ نبی اکرم صلی
علیہ وسلم کے دین میں داخل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام ہی کو سارے انسانوں
کی نجات کا ذریعہ بنایا، اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں
قرآن مجید میں ارشاد ہے،

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَا يَبْغِ
يُسْبِلْ جَنَّةً وَ هُوَ فِي الْأُخْرَىٰ مِنْ

اور جو کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی دین
دین کو چاہے گا وہ اس سے ہرگز جہنم میں

نام لینے والے اور اسلام کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھنے والے اس سرزمین پر پیدا ہو گئے۔ جواب بھی موجود ہیں۔

محمد رضا خاں صاحب بریلوی جو بریلی میں ۱۲۸۳ھ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ہوش سنبھالا تو چند دستان میں انگریزی اقتدار کا دور تھا۔ اور دواعیان توحید کی ایک جماعت سکھوں سے سرزمین ہزارہ میں جہاد کر چکی تھی، انگریزوں کو ڈر تھا کہ یہ لوگ جاسوسی خلاف محاذ آرائی کر کریں اس لئے ان کو مسلمانوں میں بدنام کرانا اور ان کے اثر کو کم کرنا انگریزوں کی پالیسی تھی، یہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت تھی جنہیں مسیح زیادہ نمایاں حضرت خلیل شہید بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت تھی، انھوں نے شرک کی تردید اور رد بدعات کے بارے میں ایک اہم کتاب لکھی تھی جو تصوفیہ الاحیاء کے نام سے معروف و مشہور ہے۔

حضرت شاد ولی اللہ دہلوی قدس سرہ کا خاندان دعوت توحید اور علی خدایات اور خاص کر شریعت میں بہت مشہور ہے۔ اپنے پوتے اسماعیل شہید سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ بھی شرک و بدعت کی تردید میں التبلاغ المبین کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ ششہ کی آزادی کے دس سال بعد دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم مبارکپور اور دینی درس گاہیں قائم ہوئیں، ان درس گاہوں کے بانیوں کا سلسلہ سند شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے صاحبزادوں کے واسطے خور حضرت شاد صاحب تک پہنچتا ہے، دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم مبارکپور کے اکابر ہی دعوت حق پر قائم ہیں جو حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ سے ان کو پہنچی تھی حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ ہمیں شریعت میں دو مسائل رہتے تھے اور وہ ان کے اکابر سے، حدیث بھی تھی جو ان دس تہذیب لاکھ انھوں نے دین حق کو بھڑایا اور ان کے صاحبزادوں نے اس دعوت کو بڑھایا

دارالعلوم دیوبند کے بانی حضرت جن میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ زیادہ نمایاں تھے ششہ کی جنگ آزادی میں حصہ لے چکے تھے۔ اور مظاہر علوم مبارکپور کے بانی مولانا سادات علی خاں مبارکپوری بھی حضرت سید احمد شہید کی جماعت کے آدمی تھے اس لئے ان درمگہوں سے انگریزوں کو خطرہ تھا۔ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم مبارکپور کے اکابر کو عوام المسلمین میں بدنام کرنے کیلئے انگریزوں نے یہ چال چلی کہ ان لوگوں کو وہابی مشہور کر دیا، شیخ محمد بن عبد الوہاب بر نجد کے ایک بڑے عالم تھے اور انھوں نے شرک و بدعت کی تردید کا بیڑا اٹھایا تھا اور تبرہ کی کڑی مذمت ترویج کی تھی اور اس سلسلہ میں ایک کتاب بھی جو کتاب التوحید کے نام سے مشہور و معروف ہے پوسے عالم مقبر پرستوں نے ان کی تحریک کو بری نظروں سے دیکھا اور ان کے ساتھ کام کرنا خود ان کو وہابی کے لقب سے یاد کیا جانے لگا فقط وہابی معنی کے اعتبار سے بہت اچھا لقب ہے یعنی رہا ب والا اس لئے کسی نے کہا ہے نہ

وصابی کے معنی ہیں رحمن و لدہ

یہ کچھ اور سمجھے ہیں شیطان والے

جن کی طبیعتیں شرک و بدعت سے انوس ہیں کتاب و سنت کی دعوت توحید کو سن کر کافی پر ہاتھ دھرتے ہیں ان لوگوں نے فقط وہابی کو ایک گالی بنایا اور ہر داعی توحید کو وہابی کہنے لگے۔ اور جس کو نام نہاد ہوا اسے وہابی کا لقب دیا، علماء دیوبند اور علماء اہل حدیث اور ان کے سببیں جو حدیث اہل بدعت کے نزدیک وہابی ہیں انھوں نے فقط وہابی کا استہزائیہ لفظ کیا کہ ان پڑھ لوگوں میں وہابی مشرکین ہوتے ہیں ہر حکم پر کچھ ممانعت لگا۔ انگریزوں کی یہ چال بڑی حد تک کامیاب ہو گئی کہ ان کے حق افین کو مسلمانوں میں مطلقاً نافرمان کر دیا گیا، پھر سونے پر ہاگ یہ جو کہ جہاد محمد رضا خاں صاحب بریلوی نے ایک کتاب لکھ ڈالی جو حسام المرحوم کے نام سے عوام خواص کے سامنے آئی، اس میں حضرت مولانا

مقام تھا۔ مائتویٰ اور حضرت مولانا شبیر احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا غلام امجد علی صاحبزادہ پوری ثناء پروردگار اور حضرت حکیم الامت مولانا شرف علی صاحبزادہ قاضی محمد رفیع کفر کا فتویٰ تھوپ دیا ان حضرات کی کتابوں سے کچھ عبارتیں لیکر دیکھا کہ مسلمان اپنی طرف سے جو چیز کے برعکس کفر کا فتویٰ دیکھ کر دیا اور اگر مکرر دین کے کوئی کچھ پرانے جل گئے، یک ایسے شخص نے جو مسلمانوں میں عالم سمجھا جاتا ہے ان حضرات کو کافر کہہ دیا تو مسلمان ان حضرات کی طرف رجوع نہ کریں گے اور جہلائے کفر حکم پر تامل نہ جائیگا اور انھوں نے اپنے ائمہ مضبوط کر کے کیلئے غلام احمد قادیانی کو دعوت نبوت کی تلقین کی وہ نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا، اس نے اگر مکرر دین کی تائید و حمایت میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور چاہا کہ وہ ایک نئے کفر پر دینوں کا اس مقصد تھا۔ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور کے حضرات نے اس داعی نبوت کی بہت کھل کر تحریر و تقریر سے زوردار تردید کی اور جنگ کر کے پتہ چل گیا، انھوں نے بدی امت پر داعی کو دیکھا کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چوتھی نبی نہیں ہو سکتی اور دعویٰ کرے یا نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو بھی نبی مانے وہ دین اسلام سے خارج ہے، ان حضرات علی وکلیہ مستند ایک جاری ہیں اور ان کی محنتوں کا یہ ثمر ہے کہ پاکستان کوئی ایسی نہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا اور اب پاکستان کی موجودہ حکومت نے بھی مزید یہ کیا کہ قادیانیوں کو مسلم دین کے مسلمانوں کے اصطلاحی عقائد کا استعمال نہ کر پیر سید علی احمد کی شہرت کے ثمرات ہیں کسی بریلوی کا کوئی رسالہ جنگ مسلمان کے اندر قادیانیوں کے خلاف نہیں دیکھا گیا، اور وہ ان کے خلاف کہتے بھی کہوں، ان کی کفر ساز نیکی پر تشایع اسلام ہی کو کافر بناتی ہے، واقعی کفر قادیانیوں کو کافر کہنا ان کے مشن میں نہیں ہے، مسلمانوں کو کافر کہنا ہی ان کی جماعت کا امتیازی کارنامہ ہے، انھوں نے علماء اہل حدیث اور رحیمین شریعتین کے مشایخ کو بھی نہیں بخشا ان پر کفر کے فتوے جاری کیے جو کوئی غالی بریلوی رحیمین شریعتین جانتا ہے تو مرہا کے اماموں کے جیسے نماز نہیں پڑھتا مگر بریلوی ان کو کافر سمجھتے ہیں، بریلویوں کو اسلام کے قادیان اور حید کے داعیوں ہی کو بدنام کرنے کی فکر رہتی ہے

کچھ نہیں دیکھا گیا کہ قادیانیوں کے پیچھے نہ ہوں یا وہ افضل کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہو) احمد رضا خاں نے جب حسام احمد رحیم لکھی تو اکابر دیوبند رحیم ان دیکھے، انھوں نے بلا تحریر یا تقریر عام مسلمانوں کو بتایا کہ ہمارے یہ عقائد نہیں ہیں جو ہماری طرف منسوب کیے گئے اور نہ ہمارا یہ یہ حالت ہے جو احمد رضا خاں نے نکالا ہے، وہ بریلویوں کے کسی ادارہ میں ان عقائد کی تعلیم نہیں دیکھا یا جو احمد رضا خاں نے اکابر دیوبند کی طرف منسوب کیے ہیں، لیکن جماعت بریلویہ کی اصرار ہے کہ ہم کچھ کی کچھ بریلوی ہم انھوں نے جو یہ محبت اور یہ محبت تمام شاہد کہ دیوبندی حضرات عقیدہ ختم نبوت کے پھیلانے میں اور مکرر یہ ختم نبوت کی تردید کرنے میں جسکے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں انھوں نے جلیں لکھ کر دی ہیں لیکن بریلویوں کی یہ تمسک کی طرف ختم نہیں ہوئی کہ بالیٰ اعلیٰ العلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی اور ان کے مسلک پر چلنے والے کافر ہیں، جب کسی کو ضد اور بغاوت اور ہٹ دھرمی کا وہیں کرنے اور اسے ماننا چاہتا ہو تو ہم ان لوگوں میں رکھی دیکھنا چاہتے ہیں، بریلویوں کے نام نہ دے دے اور تشایع جلیوں میں علماء اہل حق پر کچھ دیکھانے کے شعور ہی سمجھتے ہیں، اور ان کو کافر کہنا ہی بریلویوں کی تقریروں کا خلاصہ ہوتا ہے، دیوبندیوں اور بریلوی دونوں با حقین حق میں جب کے مقلد ہونے کی وجہ سے ہیں، اگر بریلوی علماء و مشایخ داعی حق کی بات کو مانیں تو یہ کافر کی ختم ہو جائے، حدیث کی رو سے کسی کو کافر کہنا بہت سخت بات ہے، اور داعی نبوت ہے کہ جو شخص کی کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو اس کی یہ بات خود اس پر پڑتی ہے، مشکوٰۃ احسان ص ۱۱۱ اور حضرت امام و مفسر رحمۃ اللہ علیہ کی کہی کافر کہنے میں بہت زیادہ محتاط تھے اور اپنی احتیاط کا پہلو حضرت علماء دیوبند نے اختیار کر رکھا ہے، بریلوی ان کو کستا یا کافر کہیں وہ جواب میں ان کو کافر نہیں کہتے مگر کچھ کسی داعی اسلام کو کافر کہنے کی نزاکت سے وہ کوئی واقف ہیں، انھیں یقین ہے کہ ہمیں مرنا ہے تو تیرے بھائی ہوتا ہے، حساب و کتاب، معاہدہ و محاسبہ ہے، دہا کے کوئی واقعہ سے وہی غافل ہو سکتا ہے جسے آخرت کا یقین دہن تو بہت کہ بریلوی علماء اور مشایخ کس دنگ کر دے اسے اس مسئلہ کو کافر کہتے ہیں حسنہ اور میں انہیں

اور حضرات معارفِ اعلیٰ کی کھنٹوں سے چاروں ایک عالم میں مدام کا جھنڈا بلند ہوا، مگر ڈروں افرادِ اسلام کے
 حلقہ گورنر بنے لیکن برقی کے توپ خانوں سے بے گولے برسائے گئے انھوں نے ایمان، اسلام کی ساری جھنڈوں
 کے برخلاف اعلیٰ مشین جلا دیں کافروں کو تو کیا مسلمان کرتے مسلمانانِ عالم اور خاص کو شائع کیا اور
 داعیانِ توحید کو انھوں نے نشانہ بنا کر برقی کے توپ خانے سے گولے پھینکے، ان کے نزدیک تو
 بھی کافر، کفر بھی کافر اگر کوئی مسلمان ہے تو وہ ہے جو احمد رضا خاں کے دینِ کفر پر چلے پھر یہ بات
 عجیب ہے کہ جب بریلوی جماعت سے تعلق رکھنے والے لوگ صرف اپنی جماعت کو مسلمان کہتے ہیں تو سوائے
 کی ہر خدمت کی ساری ذمہ داریاں انھیں پر عائد ہوتی ہیں، لیکن جتنی بھی دینی خدمات ہیں وہ سب
 دوسرے حضرات انجام دیتے ہیں جن کو بریلوی کافر کہتے ہیں اور ان کی تعلیم اور نفسی خدمت سے بریلوی
 عوام کو کیا، ان کے علماء و شائخ تک فائدہ اٹھاتے ہیں ان کی دیکھیں ہے کہ جس پر تین کھائے اس کی کھانا
 کرے، اپنے مدرسوں میں پڑھاتے ہیں شفا بخاری شریف، ترمذی شریف، جلالین شریف —
 مشکوٰۃ شریف، ابو داؤد شریف، کنز الدقائق، نور الفیاض، قدوری، احوال مشائخ وغیرہ ان سب پر
 دیوبندیوں کے حواشی ہیں ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اسرار القدری، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، بشیر زبور
 وغیرہ کو سامنے رکھ کر تو لے لکھتے ہیں، جہان کے لکھنے والوں کو کافر بھی کہتے ہیں، بریلویوں کا دعویٰ ہے
 کہ ہم مولانا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک نے بھی سیرت پر کوئی نیا اثر
 مستند و مستند کتاب نہیں لکھی، حدیث کے دفعائے درود شریف کے متعلق اکابر دیوبند کی متعدد دفعات
 تھیں، لیکن کسی بریلوی کی کوئی مستند و مستند کتاب اس بارے میں کتب خانوں میں نظر نہیں آتی، ان کے
 شائع و علماء کو سچے اور مخلص مسلمانوں کو کافر کہتے اور ان پر جہاد چاہوں گو گرا دینے سے ہر خدمت نہیں
 بھلا دیں کی خدمت کیا کر سکتے ہیں حق بات یہ ہے کہ ان کی دنیا غلطی اور شرک و بدعت کی تبلیغ اور تعلیم نے
 ان کو دینی خدمات سے محروم کر دیا ہے، بہشتی زیور کے مقابلہ میں ہمارے شریعت لکھی وہ نیلی ایک دیندار

چھپ کر رہ گئی، اس بنا ہے کہ شیخی بہشتی زیور لکھی ہے امت اس کی بھی طلب نہیں، اور بہشتی زیور
 ٹھہر کر موجود ہے، تبلیغی جماعت کے مقابلہ میں جماعتِ انام کی لیکن جلسہ کر کے بیٹھ گئے، ایک ہوا
 آئی اور رضا عطی کے نام سے ہندوستان میں بنائی تاکہ تبلیغی جماعت کا مقابلہ کر سکے، دو چار
 محنت کر کے رو لگئے، بھلا جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے ہو اور جس کی بنیادیں قرآنی ہیں
 ہوں اس کا مقابلہ رکاوٹی کے مصلوں سے کر سکتا ہے، احمد رضا خاں نے قرآن مجید کا ترجمہ لکھا تھا
 جس کا نام اکثر الانبیان لکھا، انیم الدین صاحب مراد آبادی نے اس پر حواشی لکھے، اس کے بھی ایک دو ایڈیشن
 شائع ہوئے، امت میں مقبول نہیں، اور پھر چند مسائل پیچیدہ امارات عربیہ شجرہ نے اس ترجمہ اور حواشی پر
 پابندی لگا دی، اخیر دہائیہ عالم اسلامی کے معاملہ سے بھی اس پر پابندی لگائی گئی اور مسعودی عرب کی
 وزارت اعلیٰ و اوقاف نے بھی تمام نسخوں کو ضبط کرنے کا حکم دیا اور رعایتِ مسلمان کو بتا دیا کہ یہ ترجمہ اور
 حواشی شرک و بدعت اور بے بنیاد امور سے پر ہیں اس سے احتراز کیا جائے،

احمد رضا خاں تو دنیا سے چلے گئے، دس پانچ جواں کے خاص شاگرد ایم بدیع نے ان کے واسطے
 سے احمد رضا خاں کا دین نکلیں چل رہا ہے ان لوگوں کی روٹی، ٹھمنہ نہیں ہوتی جب تک بعض مسلمانوں
 کو کافر نہ کہیں، پلہ نڈری جاپوں اور قریہ پرتوں کو بریلوی علماء اور مشائخ نے یہ سمجھا رکھا ہے کہ تم اگر چہ
 جاہل ہو اور بے نمازی ہو اور بے عمل ہو لیکن دیوبندی علماء اور مشائخ سے کہیں بہتر ہو، اگر دیوبندیوں
 کے پاس جاؤ گے تو تہذیب اور دین خراب ہو جائیگا، اپنے مستحقین کو دیوبندی علماء سے بچانے کی بہت زحمت
 فکر کرتے ہیں اور اہتمام سے ان کے پاس نہ جانے کیا کیا کر رہے ہیں، کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ دبان گئے
 تو وہ علوم نبوت پائیں گے، اعمال صالحہ ان کے سامنے آئیں گے، اتباع سنت نظر آئے گا، اور یہ چیزیں
 ایسی ہیں کہ جو اسلام کا کلہ چڑھنے والے کو جذب کر لیتی ہیں، ان کے عوام دیوبندیوں میں جیسے کہ تو
 انہی کے ہر دہیہ گئے، لہذا اس پر بہت زور دیا جاتا ہے کہ دیوبندیوں سے بچو، ہم کہتے ہیں کہ اسے

نام نہاد مشائخ عوام میں اب حق پر کچھ اچھا ہے، کتاب التوحید کا علمی جائزہ لیے اور یہ بتائے کہ اس میں قرآن و حدیث کے خلاف غلط فہمیاں کیا ہیں، علم پر تو علمی ہی سہ کرے کیونکہ یہ کتاب ان کے لیے دین بریلویت کے خلاف ہے اس لیے اس کے کچھ پڑھئے،

بریلویوں کا یہ طریقہ ہے کہ جو شخص ان کی کوکھی رنگ پکڑتا ہے یعنی ان کے شرک و بدعت کی تردید کرتا ہے اسی کو وہابی اور کافر کہتے ہیں خواہ وہ شخص مسلمان میں سے ہو اور مصر میں پہلے محمد رحیم کا ہو، حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ اور ان کے خاندان سے بھی بریلوی طبقہ انہی نہیں، کیونکہ یہ حضرات دینی توحید تھے، اور شرک و بدعت سے روکنے والے تھے، اعلیٰ کی بات یہ ہے کہ ایک عالم نے بدعت کی تردید کے لئے جب اپنی کثیر کا حوالہ دیا تو بریلوی کے کافر گمراہوں نے صاحب تفسیر عاقلانہ پر کڑی ہتھیاری شمشیر کو بھی دیکھا اور ان کو بھی اپنے گویوں کا نشانہ بنایا یہ تمام جہلی کلچر ہے وہاں کے حقائق علماء سے اس کی تصدیق کیجا سکتی ہے

جاہل عوام کو بریلوی کتبہ فکر کے علماء و مشائخ نے یہ سمجھا رکھا ہے کہ دین مذہبی وہابی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ماننے اور درود شریف پڑھنے سے منع کرتے ہیں، اور اعلیٰ اللہ گستاخ رسول ہیں، بریلوی کے مجبوراً انرا پہلا زنا نام نہاد و ملحد و مشائخ اپنے جھوٹے انفرک کی مڑاؤ مٹھ کر دین میں پائیں گے لیکن ان کے عوام سے عرض کرتے ہیں کہ آپ لوگ ان وہابیوں کے پاس آئیں تو یہی پھر دیکھیں کہ یہ سردارانِ دنیا و آخرت عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنا درود پڑھتے ہیں اور کس تقدیر و تکریم سے آپ کا گرامی کا ذکر کرتے ہیں! اور ان کے قلم و قلم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی عظمت ہے اور آپ کی سنتوں پر کس طرح دل و جان سے نفاذ ہوتے ہیں، جتنا درود و درودِ نبوی میں پھیلایا ہے، شاید ہی کوئی جماعت جو اسے عالم میں اتنا درود و شریف پڑھتی ہو، جب تک کسی مشرک ہندو

بریلویوں کے نام نہاد عالم! اور جھوٹی بریلوی میری مدد کرنے والے سجادہ نشینوں! دین مذہبی حضرات کے پاس آؤ ان کے پاس رہ کر ان کے عقائد معلوم کرو اور ان کی زندگی میں اتباع سنت و تجوید تفسیریں جو جائز ہیں کہ احمد رضا خاں نے ان حضرات پر تہمت لگائی ہے اور ان کی کثیر میں جھوٹ کا سہارا دیا ہے، احمد رضا خاں کی کافرگری کا تبارک کیسے اپنی ماقبہت خواب ذکر و اور اپنے عوام کو گمراہی میں دیکھو یہ دنیا ختم ہونے والی ہے قبر کی گود میں رہنا ہے، میدانِ مشرب پر پاؤ گا، اعمال کا حساب ہوگا آپ لوگ مانتے کریں اور تباہیوں میں غور کریں کہ میں راہِ پر ہم چل رہے ہیں اور اپنے عوام کو چلا رہے ہیں کیا یہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہے؟ کیا احمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے چالیسویں کرتے تھے؟ کیا قبر پر پاؤں پڑھتے تھے؟ کیا عہد نبوت میں قبروں کا طواف ہوتا تھا؟ یا قبروں کو جسد کیا کرتے تھے؟ امداد یا اللہ ایسا پرگزرتھا، بریلوی شریعت نے یہ باتیں اور بہت سی بدعات دین محمدی میں داخل کر دیں، لیکن علماء اہل حق ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے وہ بدعت و سنت کا فرق واضح طور پر دلائی سے بتاتے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ بتاتے رہیں گے بریلویوں کی طرف سے یہ بات بہت مشہور کی جاتی ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب شیعہ تحریک بریلویہ کی کتاب التوحید کا ایک نسخہ مجاز سے دیکھتے تھے تقویۃ الایمان! اسی کا ترجمہ ہے، یہ بات اپنی طرف سے گھڑی ہے اس کا کوئی ثبوت تاریخی نہیں ہے، حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے پوتے شاہ اسماعیل شہید خود قرآن و حدیث کے بڑے عالم تھے، جو باتیں کتاب التوحید میں لکھی ہیں یہ باتیں انھوں نے خود قرآن و حدیث میں دیکھیں، ان کو شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کتاب التوحید سے نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اصطلاح اسمیں میں اور شاہ اسماعیل شہید نے تقویۃ الایمان میں قرآن و حدیث کو سامنے رکھ کر شرک و بدعت کی تردید کی، بریلویوں کو ان کا یہ عمل پسند آیا تو ان کا جو شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کتاب التوحید سے لگا دیا تاکہ ان حضرات کو وہابی شہر کر لیا جائے، بریلوی

ایک سال

اُس نے منہ پر تباہی صوفی اہل قریشی کو ایک مضمون لکھ کر ان کے دروازے پر لٹکا دیا۔
 پہلا باب جو صوفی صاحب کو صوفی صاحب سے ملے، وہ یہ تھا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت
 علیؓ صلوٰۃ وسلم آپ کا خاص مشغلہ ہے، ہم ان کو ذاتی طور پر جانتے ہیں، روزانہ کم از کم اسی
 ہی چیز پر توجہ و رد و تشریف دیتے ہیں، انھوں نے شاید احمد غزالی کو بھیج کر کیا ہے کہ ان سے
 ذاتی میاں نمائندہ جماعت برطانیہ میں آباد کریں تاکہ برطانیہ میں مسلمانوں کا باطل ہونا ختم ہو جائے
 ذاتی میاں نمائندہ جماعت برطانیہ میں آباد کریں تاکہ روز بروز ان کا فرگری ختم ہو، اسے نہیں ہے
 تو وہ ایسا کر سکیں گے، کیونکہ قادیانیوں نے ان کو تین سال سے انگلیکٹ میں جکڑ دیا ہے
 ہے، انھوں نے جیکٹ سے تکیہ نہ کیا، نہ کوئی جواب دیا، جب وہ اہل باطل کے مقابلہ
 میں آئے تو ان سے جان چراتیں تو اہل حق کے سامنے کیسے آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو
 صبح سحری میں اہل سنت والجماعت کے مسلمانوں پر بھیجے اور حق سے کھینچ لے کر
 توفیق عطا فرمائے، یہ جیسٹج فریسی صاحب کی طرف سے پانچ سال سے
 شائع ہو رہا ہے، اور دنیا بھر کے اخبارات و رسائل اور جرائد سے شائع
 کر چکے ہیں، لیکن غزالی میاں نے اب تک کوئی سانس نہیں لیا ہے۔

واقعہ الہادی ————— نے سید الشہداء

نے ایسا ہی کے حصول کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غارت خانہ طبرکہ کے باغوں میں لے کر آیا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیوبند بھول کے لگے گہیت بھونکے اٹھ کر اس درویش کو اپنے کان کے خلاف جاننے والے کی بازی لگائی۔ یہ غارت خانہ طبرکہ کے باغوں میں واقع ہے جس کو آج ایک گرسٹن ہارل بندہ کو قتل کیا تھا پھر زنا بوجہ پادشاهیں اس غارت خانہ کے دروں نے ان کو بولی منسلک جیل میں پھانسی دی۔ یہ دیوبند کے مجدد الرشید دیوبند تھے کہیں دیوبندی نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جاتی کی تعظیم پر کبھی سزا سنائی ہے، یا کسی کو ان کا قاتل نہیں

بریلوی مقررین نے اپنے عوام کو یہ بات کہ دیوبندی اولیاء اللہ کو نہیں لیتے بھی مجھوتی سمجھوت سے حضرت دیوبند سید اولیاء اللہ کو لیتے ہیں، ان کو رسول کا درجہ باخداوند تعالیٰ کا تہ نہیں دیتے ان سے مدد نہیں لگتے، ان کو عالم الغیب نہیں لیتے، شرعاً ہر ایک ولی کی حیثیت ہے وہ ہر ولی کو کمال حیثیت دیتے ہیں، بریلوی لوگ اولیاء اللہ کو محدود ولایت سے نکال کر انسا چڑھاتے ہیں کہ خلافت کا درجہ دینے لگتے ہیں، دیوبندی اس بات سے راضی نہیں اور اس پر بریلویوں کی تردید کرتے ہیں، اس سے اولیاء اللہ کا انکار کیسے لازم آتا ہے وہ بریلویت کا اتباع کرنے والوں نے بیکار والے نام بناد عالموں اور اہل ربوں کی باتوں میں نہ آؤ، ان کے کہنے سے اپنے عقائد اور اعمال خراب نہ کرو اور اپنی ماقبت کی فکر کرو، مرنے کے بعد یہ بھڑک مرنے کی بل کر کرنا قذاب کا سنی گھسڑا سے منی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پہ چل کر اعلان کو نہ کرو قرآن وحدیث کو حرم جان بناؤ سنی عجم بناؤ، ملو، کہ مشائخ کے پیچھے پھلتے چلن کا جائزہ لیجاسمہ کرو ان کی خلوت و عبادت کی زندگی کو کھینچو میں دنیا طلبی بانگے ذکر دہود و شریف سے نالاف و بھگو گئے، ان دنیا داروں کو چھوڑ دو اور سنت کا اتباع کرنے والوں کا دامن پکڑو میں میں یہ آخری وصیت کر کے رحمت سے ہوا ہوں، و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلى الله

على خير خلفه سيدنا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين ومن شهرهم الى يوم الدين

همدردی و همدلی

۸ صفر ۱۳۵۵ مطابق یکم نومبر ۱۹۷۳ء

تجدید دعوت مباحلہ

ارزانی علی قریشی مقیم مدینہ منورہ

بریلویوں کے علماء و مشائخ اور عوام کو احمد اہل بیت کے دیوبندی حضرت اور مشائخ ترمذی کا فریب، ہم نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کرنے کے لئے 'مؤرخہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء' کو روزنامہ "جسارت" کو راجی میں شاہ احمد نورانی کو پہنچایا تھا کہ اہل حق کو کافر کہنا بند کریں ورنہ احقر سے مدینہ منورہ میں آکر مسابہ کریں۔

منافقت سے تو بہت ہو چکے ہیں اور بریلویوں کے بار بار دست فراء میں ہار جانے سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ ان لوگوں کو کوئی علمی مناظرہ نہیں ہے جس کی وجہ سے اپنی حق کے علاوہ دوسرے لوگوں کو کافر کہتے ہوں بلکہ عناد اور حسد اور ہٹ دھرمی پر تلے ہوئے ہیں۔ احمد رضا خاں کافر گری کی مشین چلا گئے تو ان کے متبعین اس مشین کو روکنے کیلئے تیار نہیں اور عرب و عجم کے تمام اہل حق مسلمانوں کو کافر کہنا ان کی امتیازی خصوصیت ہے۔

میں نے یہ سمجھ کر کہ شاہ احمد نورانی اسی وقت کیونکہ پاکستان میں بریلویوں کے ایک مانے ہوئے عالم اندر شہور و معروف لیڈر ہیں ان سے مباحلہ کر کے حق و باطل کو واضح کروں گا نورانی میاں یا تو مدینہ منورہ میں آکر مسابہ کریں ورنہ اہل حق کو کافر کہنا بند کریں۔ اور توبہ کریں اور عرض کیا تھا کہ مباحلہ کی صورت اس طرح ہوگی: احقر اور نورانی میاں دونوں دعا کریں جس کی صورت سچ ہو جائے وہ باطل پر ہوگا۔

اسید حق کی نورانی میاں جیلینج کو قبول کر میں گے اور حبيب مدینہ منورہ آئیں گے احقر کو تلاش کریں گے اور مسابہ کر میں گے لیکن وہ مدینہ منورہ آئے اور احقر کو تلاش کرنے کی رحمت نہ فرمائی، احقر نے اپنے پیچھے اپنے پیچھے کی جگہ لکھ دی تھی اور لاکھ کا پورا ہستی درج کر دیا تھا۔

حبيب احقر کو ان کا آمد کے بعد بہت ہوا تو حبيب سر فراز خاں دینار و دینارینج کو کوئی ہزار بجائیں باب طبع ۲۲ جولائی ۱۹۵۹ء میں حبيب سے ایک گھنٹہ قبل نورانی میاں سے ملاقات ہو گئی۔ احقر نے ان سے کہا کہ میں نے جو آپ کو جیلینج دیا تھا اس کے ساتھ ایک مستخرجوں اور مباحلہ کے لئے حاضر ہوں۔ نورانی میاں دوسری طرف منہ پھر کر میری بات سنتے رہے اور کوئی جواب نہ دیا اس کے بعد قاری عبد العظیمی عثماني اور محمد اکرم غریب عثماني عالی مقیم مدینہ منورہ نے میری مباحلہ والی پیش نورانی میاں کو مدینہ منورہ میں ان کی قیام گاہ پر جاکر دی جس میں جیلینج یاد دلایا تھا اور مباحلہ کرنے کی درخواست کی تھی۔

اس سلسلے میں جو حضرات تحقیق کرنا چاہتے ہوں وہ سر فراز خاں صاحب دینار و دینارینج اور باب کرم خاں روز کوثر، یا مولانا محمد عابد قریب الدار ستماني یا محمد اکرم غریب عثماني اور مداحظ محمد العظیمی ستماني سے مل کر باخط کے ذریعے تحقیق کر لیں۔ اسی حشر کے کہتے سمجھیں اور اب العوالی۔ مدینہ منورہ ہے۔

یہ سب جیلینج کو پانچ سال گزر چکے ہیں اب تک نورانی میاں کی طرف سے جیلینج کی نظر کا کلمہ کوئی خط طے اور نہ کسی اخبار میں ان کی طرف سے مستوری شائع ہوئی، اس عرصہ میں وہ کسی بار مدینہ منورہ آئے لیکن مباحلہ کی جست نہ کی میں نورانی میاں کو دوبارہ جیلینج کرتا ہوں کہ اہل حق کو کافر کہنا بند کریں اور اس سے توبہ کریں اور توبہ نامہ شائع کریں یہاں

مکتبہ کا تھا اور اخبار میں شائع کر دیا تھا۔ مگر وہ آج تک نہیں آئے اور نہ حکم خدا تازہ میست
خود سامنے آ سکتے ہیں، بالخصوص اگر نورانی میاں فقیر کی آنکھ سے آنکھ ملے تو دس منٹ
کے بعد دس ہزار ریال نقد وصول ہائے، جواب ہدیہ اخبارات کھلی چھٹی کے فرائض
دیا جائے ورنہ کافر گری سے تو یہ کریں۔

یسا اجازت دیتا ہوں کہ عامۃ المسلمین میں سے جس کا جی چاہے اور جس
زبان میں چاہے اس جلیق کو شائع کرے

جواب کا منتظر۔ امیر علی قریشی مدنی مفتاح الرحمن

صفحہ ۱۶۱۰

مدینہ منورہ

شائع کردہ

SHEIKH AMIR ALI QURESHI MADANI
EUROPEAN ISLAMIC MISSION IN U.K.
22 ROBERTS ROAD, BALBY
DONCASTER U.K.

نوٹ: اس مضمون اور مضمون دونوں کے شائع کرنے کی عام اجازت ہے، جو صاحب
چاہیں اور وہ انگریزی وغیرہ دنیا کی جس زبان میں چاہیں شائع کر سکتے ہیں، بشرطیکہ
ترجمہ میں کوئی رد و بدل نہ ہو۔

ان سے مباہلہ کرنا سارے بریلوں سے مباہلہ کرنے کے تمام مقام ہو گا چونکہ وہ ان سے
بڑے ہیں اور ان کا مباہلہ کیلئے آمادہ نہ ہوتا میرے نزدیک سارے بریلوں کی
شکست ہے اور ان کے دین کے باطل ہونے کی دلیل ہے، اگر بریلوی اپنے دین کو
حق سمجھتے ہیں تو نورانی میاں کی آمادہ کر کے بھیج دیں۔

قرآن کریم نے یہودیوں کو بھیج کیا ہے کہ تو اپنے خیالات میں اللہ کے پیارے ہو
تو کت کی نشان دہی اور ساتھ ہی قرآن مجید میں یہ فرماؤ کہ وہ اعمال بد کی وجہ سے اس کی
مستند کر سکیں گے، یہی حال پانچ سال سے نورانی میاں کا ہے، حقانیت کے دلائل بھی
اور سامنے بھی نہیں آتے، مسلم ہوا کہ اندر سے اپنے مسلک کو صحیح نہیں جانتے
میں سے بریلویوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نورانی میاں کو آمادہ کر کے مدینہ منورہ بھیج
ویں اور حق و باطل کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اجغر کی تحریکات اور اشتیاقات کے
جواب میں بہت سے بریلویوں نے تو اپنی عادت کے مطابق گاہیوں سے نوازا ہے اور
بعض بریلویوں نے یوں لکھا ہے کہ اکابر دیوبند سے پہلے یہ لکھا دو کہ امیر علی قریشی
ہمارا شاگرد ہے، یہ سب راہ فرار ہے، میں بحیثیت ایک مسلمان کے دعوت مباہلہ
دے رہا ہوں، مجھے کسی کی فائدگی مائل کرنے کی ضرورت نہیں مجھے تو بریلوی جویت
کے دعووں کو جھٹلانا ہے، اور اس کا بیڑا میں نے خود اٹھا یا ہے، نورانی میاں کو اپنا
مسلک حق ثابت کرنا ہے تو سامنے آئیں، ہندو پاک، افریقہ اور یورپ وغیرہ میں
جو لاکھوں مسلمانوں کو درغلا کر اب حق سے دور کر رکھا ہے اور فتنہ گری سے جوئے میں
یہ ان کی فتنہ گری کا سلسلہ ختم ہو جائے اور سب دیکھ لیں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔
جناب شاہ احمد نورانی کے لئے اسحق نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ملاقاتوں کا وقت

انتساب

امیر الماہدین قاضی الشریکین والبدین حضرت امیر علی قریشی مدظلہ کے نام جن کی بکثرت
نے اس البدین نورانی میاں کو میدانِ مبارک میں عالمی سطح پر جست کر دیا اور اسے
مہرہ سائے آسمانی کی حرارت نہ ہوئی۔ (محمد تقی پال)

لکھنے کے پتے

حضرت مولانا محمد زبیر القاسمی صاحب، تعلیم محمد آباد کالونی، فیصل آباد
جناب انوار احمد صاحب، ۶، بی، شاداب کالونی، لاہور
محکمہ نور محمد انور، مسکنہ انوار، ۱۹، سلطان پور روڈ، لاہور
ادارہ دعوت و ارشاد، پٹنٹ

۱۵، روڈ شاہ روڈ، بالسل بیٹہ، برمنگھم ۳
اسلامک ایجوکیشنل ٹرسٹ، ۱۹، چارلس ٹریس آفٹ اپر بروک اسٹریٹ پانچویں ۱۳
مسجد حفصہ، ۸۵، والسلے روڈ، بری لنکا شائر
مشافحہ کردہ

علامہ دہلوی، امیر الماہدین حضرت
برہمچاریہ سنگھ
۲۲، دہلوی روڈ، ڈاکٹر، انجینئر، دہلی، بھارت

ان الذين يؤمنون بالله ورسوله لعندهم الله في الدنيا والآخرة واليه عدابهم
بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو
ایمان پہنچاتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت

گستاخِ رسولؐ کن؟

RES: 0302-28117
برہمچاریہ سنگھ

SHEIKH AMIR ALI QURESHI MADANI
EUROPEAN ISLAMIC MISSION IN UNITED KINGDOM
22 ROBERTS ROAD
BALBY
DONCASTER
SOUTH YORKSHIRE

امیر علی قریشی
حالی مقیم: یورپین اسلامک میشن، ۲۲، رابرٹس روڈ ڈانکاسٹر انگلینڈ

مقدمہ

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی واللہ اعلم ما یشیر کون الاما بعد:

تقریباً ایک صدی سے آپ کے دل و دماغ میں چند شہداء حاضر نے غرقہ کا یہ
یوگا ہے کہ علماء دیوبند و مسادانش، گت رخ رسول میں رسول کی تعظیم و توقیر نہیں کرتے
اللہ کی عزت و احترام کو کفر و شرک کہتے ہیں۔

یہ کج اس موضوع کی کچھ تحقیق کریں کہ ان کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط الزام لگانے والوں
نے خود اپنے عقائد پر پردہ ڈالنے کے لئے کافر سازی کی ہم آغوشی اور انہیں جو کچھ تو ال کو دیتے
ہے۔ آیت آج فیصلہ کریں کہ گستاخ رسول کون ہے؟

اس سلسلہ میں سب سے پہلے اس بات کی طرف توجہ کرنی ضروری ہے کہ یہ شریعت
کا حصہ ہے نہ کہ ان کے شخصی قول کو اپنا تختہ عشق بناتے ہیں، ان کا تختہ عشق سب سے
پہلے رئیس الجاہلین حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید بنتے ہیں پھر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب

مولانا قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور حضرت
مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کو باری باری مورد الزام بنایا جاتا ہے۔ فرقہ اندازی کی اس
شرک پر ان مفہدین کا تو شہادہ یہ ہوتا ہے کہ علماء دیوبند کی بعض ہماروں کو توڑ پھوڑ کر

یہاں تک لے کر اس انداز میں سامنے لائیں کہ یہ بات ہر سی طرح کھٹلے نہ پاسے کو کچھ علم لوگ
بقا میں رہیں۔ حق کچھ جبکہ خدا کے کوئی۔

فہرست

صفحہ	عنوانات	عنوانات
۲	ابلیہم کے لئے مولانا احمد رضا خاں کی رشتہ	انتساب
۳	منصب نبوت کے اعلان کی ضرورت	مقدمہ
۶	مولانا احمد رضا خاں انٹرنیشنل سے غلط فہمی	پانچ مظلوم انصاف کی علامت میں
۷	شیطان حضور کی سی آواز بنا سکتا ہے	حضرت شاہ اسماعیل شہید کا عقیدہ
۸	حضور کے وہی کو افضل سے تشبیہ دینا	مولانا محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ
۹	خدا کی گئی دعا کو کار کوس کہنا	مولانا رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ
۱۱	رب نے حضور کے لئے کئے بے رحمی	مولانا خلیل احمد سہارنپوری کا عقیدہ
۱۲	حضور (مسافر اللہ) شکاری کی طرح تھے	مولانا اشرف علی تھانوی کا عقیدہ
	حضور کو سانپ سے تشبیہ دینا	بریلوی عقائد
۱۸	قرآنی آواز کو جانوروں کی بولی کہنا	حضور سے مقتدی شہاد میں انکسار
۲۱	انبیاء کرام کا قبور میں عجیب شغل کرنا	ایک غلط ذیل اور اس کا جواب
۲۲	حضرت ام المومنین کی شان میں گستاخی	منصب نبوت کی طرف پیش قدمی
۲۶	تورانی میں کہ حضور کے مقابلہ میں وہی گستاخی	حضور کو پیرانہ پر کا وعظ شننے کی ضرورت
۲۸	حضور کے بعد دنیا پر جو کچھ کرنا کی ضرورت	منصب نبوت کے لوازمات میرے لئے

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید کا عقیدہ

عین الجہاد میں حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑے بھائی کا سا سمجھتے ہیں، معاذ اللہ، آپ پر چھایا گیا تو آپ نے فرمایا، میرا عقیدہ یہ ہے:

”سب انبیاء و اولیاء کے سردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے ان کے بڑے بڑے بھرنے دیکھے، انہی سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہی کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی۔“

مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

”ہم بشر کے حق میں رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں اور سارے مراتب اس سے نیچے ہیں۔“

”مقام پر شان اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہوئے دیکھتے ہیں:

”ہمارے و ہمہ سارے جہاں کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ

اللہ کی راہ سیکھنے میں ان کے محتاج ہیں۔“

غور کریں! ان واضح عبارات کے بعد بھی کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑے بھائی کا سمجھتے تھے یا حضور کی تعظیم کو کفر بتلاتے تھے۔

لے تقویۃ الایمان ص ۲۱ - لے تقویۃ الایمان ص ۵۳ - لے تقویۃ الایمان ص ۵۵

ہم ان الزامات میں الجھے بغیر محض غیبت پر لڑنے میں ان حضرات کے خلاف پیش کیے دیتے ہیں۔ اس سبب ان الزام نگاروں کے عقائد سے پردہ اٹھایا جائیگا اور ان کی کچھ عبارات آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی اور ان پر سب قارئین کو غور کرنے کی دعوت ہو گی۔ پھر آپ خود ہی فیصلہ کریں گے کہ کتاب رسول کون سی ہے؟



حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ

جس سال سلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے بارے میں یہ افواہ ہے کہ آپ ختم نبوت کے قائل نہ تھے، آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایسا دین و ایمان ہے۔ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے، اس کو کافر سمجھتا ہوں۔“
انبیاء کرام میں آپ کا نظریہ آخری ہے۔ اس پر آپ تحذیر الناس میں لکھتے ہیں:
”نہجہ حرکات سلسلہ نبوت بھی تھی رسول پر حصول مقصود اعظم ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم وہ حرکت مبدل یہ سکون ہوئی سلبت اور حرکتیں ابھی باقی ہیں اور زمانہ آخر میں آپ کے ظہور کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔“

حضرت نانوتوی نے تحذیر الناس میں بناء خاتمت آپ کا سب سے اعلیٰ و افضل ہونا بیان فرمایا ہے اور فرمایا کہ اے تاغریانی لازم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی لئے سب سے آخر میں اشریت لائے کہ آپ وصف نبوت سے موصوف بالذات تھے اور اس میں افضلیت کا اقرار بھی ہے، آپ لکھتے ہیں:

”بلکہ بناء خاتمت ادوات پر ہے جس میں تاغریانی اور بناء باب مذکور خود لازم آتا ہے اور فضیلت نبوی وہاں ہو جاتی ہے۔“

لے مناظرہ علیہ ص ۳۴ ۵۲ تحذیر الناس ص ۲۶ ۵۳ تحذیر الناس ص ۵

یہ عبارت تحذیر الناس کی ہے۔ اس میں صریح طور پر حضور کے تاغریانی کا رتبہ ہے۔ اس میں نبوت کے جھوٹے دعوے کو توالوں کا بناء بھی مذکور ہے۔
پھر مولانا قاسم الباقی نے یہ بات بھی لپٹی ہے کہ آئندہ کوئی شخص نبوت کا دعویٰ نہ کر سکے۔

حضرت مولانا مرحوم کی ان روش اور لکھی عبارات کے بعد بھی کوئی کہے کہ معاذ اللہ آپ ختم نبوت نہ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء والمرسلین نہ تسلیم کرتے تھے تو وہ بات میں جواب دہی کے لئے تیار رہے یہ وہی کہہ سکتا ہے جو امت میں قسطنطین کالج چاہتا ہو یا جس کے دل کی آنکھیں بیانی سے باطل محروم ہو چکی ہوں۔

کیا یہ عبارت اسی تحذیر میں نہیں جس کی عبارات تین مختلف مقامات سے لیکر مولانا احمد رضا خاں نے ایک نئی عبارت بنائی اور اسے مولانا محمد قاسم کی انکار ختم نبوت پر حیرت زدہ جب انسان آخرت سے بے خوف ہو جائے تو اپنی امانت اور دیانت سے محفوظ رہتا ہے۔

جب مذکور سے مراد چھوٹے نبوت کے دعووں کا رد و اذہنہ کرنا ہے چنانچہ مولانا مرحوم لکھتے ہیں:

”یہ احتمال کہ یہ دین آخری ہے اس لئے بناء باب اتباع مدیان نبوت کیا ہے۔
جو کہ جھوٹے دعوے کے خلاف کو گواہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے۔“

یہ عبارت بھی تحذیر الناس کی ہے۔ اس میں تصریح ہے کہ حضور کا دین آخری اور آپ کے بعد کے مدعیان نبوت سب نبوتیں ہیں۔ کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا کہ تحذیر الناس میں ختم نبوت کی انکار لپٹا ہے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ

عبد الصالحین فرید الملک المتقین حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے ائمہ کے قطب الارشاد تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی محبت و عقیدت پر عظمت سے ان کا دل سمور تھا۔ آپ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

”حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم ربیع غلوت صرف پرست فر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فتوحات مشہدہ و یک جلسہ چنداں معارف و غرائب علوم حاصل می شدہ کہ دیگران را بجلوت ساہا سال میسر نہ باید“۔

ترجمہ: حضرات صحابہ کو خاصا ہی غلوت کے بغیر فر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے روحانی فتوحات حاصل ہو جاتی تھیں اور آپ کے پاس ایک ہی دفعہ بیٹھنے سے وہ معارف اور عجیب و غریب علوم حاصل ہو سکتے کہ دوسروں کو ساہا سال کی غلوت نشینی سے میسر نہ آسکیں۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت قطب الارشاد کا دل حضور اور صحابہ کی عظمت سے کس قدر سمور تھا۔ کمال میں آنکھیں بند کرنا اور کوٹنا کہ ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہے کسی بیٹا کا کام نہیں۔

آپ ایک مقام پر یہ بھی تحریر فرماتے ہیں:

”ابداً والسلوک ص ۲۱ معنی حضرت گنگوہی“۔

عبدالرحمن گنگوہی کہ چار چیزیں اصول اند۔ عبرت در دین حق و علو بہت قوت مشاہدات و مکاشفات و تجلیات و حفظ عصمت و درست شیخ و شفقت بر ارباب غلطی کہ عبارت از توفیق کبار و ترم صناد و اینہمہ کامل ایمان ان نصیب ہو نہ ناقص ایمان را نہ

ترجمہ: اسی لئے کہتے ہیں کہ چار چیزیں اصولی درجے میں رکھیں ہیں۔

(۱) دین حق کے بارے میں غیرت۔ (۲) مشاہدات و مکاشفات و تجلیات کے وقت علو بہت (۳) شیخ کی حرمت و عزت کی حفاظت اور (۴) ارباب غلطی پر شفقت کی نظر۔ ان سب کا حاصل بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم چاہتا ہے اور یہ باتیں کامل ایمان لوگوں کو ہی نصیب ہوتی ہیں نہ ناقص ایمان کو۔

حضرت گنگوہی کی ایک ایک سطر علم و عرفان اور عشق و ایمان میں سمور و کھائی دیتی تھی۔ اکابر و بلند حیثہ اکابر کی تعظیم، اصناف پر شفقت اور اہل طریقت کی محبت کا سبق دیتے آتے ہیں۔ ان کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کرنا کہ وہ رسول کی توقیر نہیں کرتے اور بزرگوں کو نہیں مانتے۔ کس قدر کھلا جھوٹ بیتان تراشی اور آخرت میں رو سیاہی ہے اللہ رب العزت کی ہر بات سچی ہے۔ اس میں آپ کا عقیدہ یہ تھا کہ جو شخص اللہ رب العزت کی طرف کذب کی نسبت کرے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ کافر اور ملعون ہے۔

آپ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

”ابداً والسلوک ص ۸

”ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک و منزه ہے۔ اس سے کہ مصحف
بصفت کذب کی باوجود۔ سناذ اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز
شائبہ بھی کذب کا نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ من اصدق من اللہ قیلا۔
جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ جھوٹ بولتا
ہے۔ وہ قطعاً کافر ملعون ہے اور قرآن و حدیث کا اور اجماع اُمت کا
خلاف ہے۔ وہ ہرگز مومن نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ يقول الظالمون حلوا کبراً۔
اس صراحت کے باوجود آپ کے خلاف خدا اور رسول کی گستاخی کا الزام لگایا جس
قدیرے شرمی اور آخرت سے بے غوفی ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری کا عقیدہ

شیخ الحدیث قدوة الاولیاء حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری پر یہ الزام تراشا
گیا کہ آپ کے عقیدہ میں شیطان کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے
سناذ اللہ جب آپ کو اسکی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا کہ یہ مجھ پر الزام ہے اور ہے اصل
وافق ہے۔ یہ میرا عقیدہ ہرگز نہیں ہے۔ آپ دیکھتے ہیں:

۱۔ مکتوبات اکابر دیوبند ص ۵۹ و فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۸۹۔

”میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر اور مرتد اور ملعون کہتے ہیں جو کہ
شیطان علیہ لعن کو کیا بلکہ کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے علم میں زیادہ کہے (الی قولہ) عرض خان صاحب بریلوی نے محض
ہمام اور کذب ناص بنہ کی طرف مسوب کیا ہے۔ نجد کو تورات العمر
سکا و سوسہ بھی نہیں مگر شیطان لڑکھا کوئی ولی اور فرشتہ بھی آپکے علوم
کی برابری کر سکے۔ چہ جائے کہ علم میں زیادہ ہو۔“

حضرت مولانا کو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ آپ کی
حد کے خلاف کوئی بات گوارا نہ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ سفر حج کے دوران مطوف
ہوئے کہ ایک مقام سے بلند روانہ ہوئے کہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”اذا وضعت رجلی علی جاییں کے تو ہم پیدل بھی انشاء اللہ پہنچ جائیں گے مگر تم یہ
چاہو کہ سنت چھوڑ کر تمہارا کہنا نائین سوا اس کی ہرگز ہم سے توقع نہ لکھو۔“

آپ کا مشفق رسول اس درجہ میں تھا کہ آپ کی مٹا جی کر میری وفات دینے سنوہ
جس طرح مولانا احمد رضا خاں صاحب نے حضرت سہارنپوری پر الزام لگایا تھا اسی طرح
حضرت گنگوہی پر بھی الزام لگایا تھا کہ ان کے عقیدے میں خدا سناذ اللہ جھوٹ بولتا ہے
خدا وہ مولانا گنگوہی کا فتویٰ بتلاتے تھے سیکر آج تک وہ فتویٰ نہ مولانا احمد رضا خاں صاحب
لکھا کہ نہ ان کے اتباع۔ اب بھی ہمارا خیال ہے کہ کوئی بریلوی ان کا وہ فتویٰ لکھا دے
جس سے حضرت گنگوہی پر کفر ثابت کیا گیا۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۲ ص ۴۸
مکتبہ مرقۃ الخلیل ص ۵۸

حضرت تھانویؒ نے بہتان تراشوں کی قلمی گول دی۔ آپ کی اس عبارت میں ان سارے الزامات کا رد موجود ہے۔ بوشر پسند عناصر تقریباً ایک لکھ کے لئے ان کے ذمہ لگاتے ہیں۔ آپ کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے یہ مضمون کی تصنیف میں نہیں لکھا۔ تصنیف تو دو کی بات ہے۔ ایسا خیبت مضمون میرے دل پر بھی کبھی نہیں آیا میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم نہیں آتا۔ جو حضرات میری طرف ایسی بات کو مسوب کرتے ہیں۔ میں اس سے بری ہوں۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ ایسا اعتقاد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

شر پسند عناصر کو حضرت تھانویؒ کی اس عبارت سے بھی دل کی ٹھنک نہ پہنچی۔ انہوں نے بہت واویلا کیا اور حضرت تھانویؒ سے مناظرہ کرنے کے اشتہار تقسیم کر دیئے حضرت تھانویؒ نے مناظرہ کرنا منظور فرمایا اور بلند شہر تشریف لے گئے۔ مگر مفصلہ قرار ہو گئے۔ اس کی تفصیل خاصۃً الفہم فی بلند شہر میں دیکھی جاسکتی ہے۔ حضرت تھانویؒ نے امام جنت کے لئے رسالہ ربط البنان تحریر فرمایا۔ جس سے عبارت اور فی زیادہ واضح ہو گئی۔ مگر مفیدین اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والوں کو اس سے بھی تسلی نہ ہوئی پھر حضرت تھانویؒ نے احقاق حق و ابطال باطل کی خاطر تعمیر المسوان تحریر فرمایا جس کے بعد پھر کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہی صرف احقاق حق کی خاطر حضرت تھانویؒ نے تین رسالے تحریر فرمائے، جو بڑے لوگوں کی ہی شان ہوا کرتی ہے۔

کہوں میں مطلع ثالث کہتے ہیں باقت خبیب
کہ تیرے قصد کی شہادہ تری ہی محبت ہے

برطانوی حکومت کے آثار کار مفیدین اور ان کے اتباع کا مقصد ہی افتراق مسلمانین تھا۔ اس لئے وہ مرثیہ کی ایک ٹانگ والی بات برابر دہراتے رہتے تھے تاکہ ان کے اکابر و اصغر سب ہی اس مرض میں مبتلا رہیں۔

ہم ان چند سطروں کے ذریعہ مولانا احمد رضا خاں کے مشیخین کو ایک بار پھر دعوت دیتے ہیں کہ اُمت میں افتراق پھیلانا چھوڑ دیں۔ اُمت کو بلا بدعات و ضرایع مستقر پر چلنے دیں۔ انگریزوں سے مالی امداد لینے کے فتوے نہ دیں اور پرگانی اور حسد کو دل سے نکال دیں۔

علماء دیوبند کے عقائد آپ کے سامنے ہیں۔ شر پسند عناصر خواہ انہیں غلط فہمی میں پیش کرتے رہتے ہیں اور عبارتوں کو تحریف و تقطیع کے ساتھ عوام کے سامنے لاتے رہتے ہیں اور درحقیقت خود حضورؐ کی شان میں بے ادبی کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور کسی سادہ دل عوام ان کے فریبوں اور دھوکہ دہی سے افتراق کا شکار ہو جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر عوام ان شر پسند عناصر کے مسائل و کتب کا مطالعہ کریں اور ان کے عقائد کی جانچ پڑتال کریں تو روز روشن کی طرح جو بات گاہ کہ شر پسند عناصر شیعہ کے گھر میں پتھر کر دوسروں پر پھر جھینک رہے ہیں اور ان کا مقصد فعلیہ ہو تا ہے کہ اپنے عقائد کی پردہ پوشی کریں اور عوام کو اپنے عقائد سے بے خبر کر دیں

کے ایمان پر فوکر ڈالیں اور انہیں اہل سنت کے دائرہ حق سے نکال کر اہل بدعت بنائیں۔

گستاخ رسول کون ہے؟

الحمد لله العلیٰ العظیم المتعال والصلوة والسلام علی النبی الخاتم
حب خیر المقال وعلی آل اور باب الکمال والاصحاب ذوی المجد والثناء
اما بعد:

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مقید اور رہبر بن کر تشریف
لے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں گل اولاد آدم کا سر وار ہوں۔ آپ کی سبکدوشی اور
حق نہیں تھے۔ مگر مولانا احمد رضا خان صاحب کا عقیدہ تھا کہ حضور میرے مقتدی تھے

حضور میرے مقتدی تھے اور میں انکا امام (مولانا احمد رضا)

مولانا احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں:

جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا۔ مجھے بلاشبہ
وہ خوشنوموس ہوئی جو پہلی بار وضو انور کے قریب پائی تھی۔ ان کے
انتقال کے دن کوئی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے
جاتے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے جاتے ہیں

ان شریعت عامہ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا درجہ ہے؟ اور ان کا
عقیدہ ختم نبوت کے باب میں کیا ہے؟ ان کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
مقتدی تھے یا معتاد؟ قبل الوفا کیا تھے؟ بعد الوفا کیا کرتے ہیں؟ اسے آگے
طاہر کریں اور پھر سوچیں اور غمزدے دل سے فیصلہ کریں کہ گستاخ رسول کون ہے؟
اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد فیصلہ خود ہو جائے گا کہ گستاخ رسول کون ہے۔

اسے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی

یہ گھر جو میرے رہا ہے کہیں تیرا گھر ہی نہ ہو

○

ہم بریلویوں سے پھر بھی گزارش کریں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
گستاخی نہ کرنا چھوڑ دیں بانیہ کرم اور اولیاء اللہ کی تعظیم کریں اور مولانا احمد رضا خان
اور ان کے گستاخ خلفاء سے علیحدگی اختیار کریں جو اللہ تعالیٰ اُس کے رسول پاک
اور اولیاء کبار کی شان میں گستاخوں کی عالمگیر شہرت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو گستاخوں اور بے ادبوں سے چھڑائے اور انبیاء و اولیاء کا آداب
کو لے دے اہل سنت و جماعت کے عقائد میں لائے۔ خدا کرے آپ
جان سکیں کہ گستاخ رسول کون ہے؟

فرمایا بركات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے والے اللہ تعالیٰ یہ جنازہ مبارک میں سے پڑھایا۔
اس کا خلاصہ یہی ہے کہ حضور میرے مقتدی تھے اور میں انکا امام ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو
جنس بریلوی کہتے ہیں کہ ہم نے اس گستاخانہ عقیدے سے توبہ کر لی ہے۔ مگر سوال
یہ ہے کہ یہ توبہ تمہاری توبہ ہے۔ مولانا احمد رضا خاں کی توبہ نہیں۔ ان کے صاحبزادے
مہملتی رضا خاں کی۔ اس بابت سے تمام بریلویوں کو گستاخ رسول نہیں کہہ رہے ہیں۔ تنہا
حضرت مولانا احمد رضا خاں اور بریلوی علماء و مشائخ کو گستاخ بتا رہے ہیں۔ ان وہ بریلوی
جو مولانا احمد رضا خاں کو اس دعوے میں پکڑ گئے۔ وہ بھی رشک گستاخ رسول شمار
ہوں گے۔ اور حضور کے بے ادب سمجھے جائیں گے۔

مذکورہ خواب اگر صحیح بھی ہو تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بركات احمد کی نماز جنازہ
پڑھنا ایک روحانی طور پر تھا۔ یہ اس جنازہ میں شرکت نہ تھی جو ظاہری اور حسی طور پر
مولانا احمد رضا خاں نے پڑھایا اور خواب دیکھنے والے نے جب یہ خواب دیکھا تھا تو اس
وقت بركات احمد کی نماز جنازہ ہو چکی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تک بركات احمد
کی نماز جنازہ نہ پڑھی تھی وہ تو ابھی باقی رہے تھے۔

اس خواب کو اس جنازہ سے کسی نے جوڑا۔ مولانا احمد رضا خاں نے اور ان کے
سے اس خواب کو اس طرح بیان کیا کہ خواہ مخواہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی قرار دیا

یہ کہ اس گستاخی پر توبہ استغفار کی بجائے اللہ تعالیٰ نے ایک اور گستاخی نہیں؟
خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی دیکھنا بہت ہی زیادہ خطرناک ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا میں مقتدا ہیں کہ تشریف لائے تھے تو جس آدمی
کو مقتدی بنایا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات
کو اپنی کر رہا ہے اور آپ سے آگے بڑھ رہا ہے۔ دین میں دعوت پیدا کر رہا ہے۔
مجھے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو چھوڑ کر اپنا علیحدہ مذہب
کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میرے دین وہ مذہب پر چلو۔

یعنی اب اس خواب کی تفسیر یہ ظاہر ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے سنت کے
بے بدعت کو پروان چڑھایا اور اس پر ان کے کتب و رسائل اور ان کے اتباع
و اخلاق و اقوال شاہد ہیں۔ غالباً اس سے کسی کو انکار نہ ہو گا کہ یہ لوگ امام مسلمینوں
و اہل بدعت کے نام سے معروف ہیں۔

مولوی صاحب کی اس عبارت کو ذرا غور سے دوبارہ پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ مولوی
صاحب نے گستاخی کی حد تک نہ دی ہے، کہتے ہیں، بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوتی جو
بارودِ خضر انور کے قریب پائی تھی۔ دیکھو کس دیدہ دلیری سے جناب بركات احمد
صاحب کی قبر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے برابر کر دیا اور اس سے
تقریباً دس دی اور وہ بھی بلا مبالغہ کہہ کر کہ کوئی فرق رہنے نہ پائے دعاؤ اللہ
کی محسوس ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے ان عبارتوں کو لکھتے ہوئے

یا میری ان با صفا کو ملفوظات سنا کے ہوئے ایسا ہی وادب کو شاید باطل ہی ہو
 طاق رکھ دیتا۔ اب آپ ہی تمہیں کہ گستاخ رسول کون تھا؟

حضرت انسؓ ۹۱ھ کہتے ہیں:

ما شمت عنبراً قط ولا مسكاً ولا شيئاً اطيب من ريح

رسول الله صلى الله عليه وسلم

(ترجمہ) میں نے کبھی عنبر کی سٹوری اور کسی چرچر کو نہیں سونگھا کہ وہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبو دار ہو۔

اب آپ ہی بتائیں کہ برکات احمد کی خوشبو کی حضور کی خوشبو کی برابر کی ہو سکتی ہے۔

ایک غلط تاویل اور اسکا جواب

بریلوی اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ

اچھی خوشبو تو بے شک کوئی نہیں ہو سکتی لیکن برکات احمد کی قبر کی خوشبو حضور جیسی

تھی زیادہ نہ تھی۔ آپ جیسی تو ہو سکتی ہے یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بزرگ کی خوشبو بلا مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہو۔

جواب یہ ہے کہ یہ تو بریلویوں کی بات ہے۔ جہاں تک اہل سنت کا تعلق ہے

وہ اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی خوشبو مبارک آپ کی ذات سے ہی خاص تھی اور

یہ صفت صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تھی۔ کوئی خوشبو کسی اور کی نہیں ہو سکتی

۱۔ مسلم شریعت جلد ۲ ص ۲۵۷ نووی شرح مسلم جلد ۲ ص ۲۵۶

موس کہ مولانا احمد رضا خاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کی خصوصیت کے قائل

تھے بلکہ وہ یہ شان اوروں میں بھی دیکھتے تھے اور وہ بھی اپنے ساتھیوں میں

روہ بھی بلاشبہ اللہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک برکات احمد کیا کروڑوں برکات احمد بھی ہوں تو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی صفت کے برابر نہیں ہو سکتے۔

واحسن منك لعد ترقط عین

ولجعل منك لعد ترقط النساء

بریلویوں کی اس شرمناک گستاخی پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

۲۔ دیکھتے مولوی صاحب اس پر بڑے ٹھنڈے دل سے الحمد للہ کہ

ہے میں انہیں اس بات پر بڑا فخر ہو رہا ہے کہ امام الانبیاء والرسول حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم میرے مقدس بن گئے اور میں ان کا امام۔ تو یہ استغفر اللہ

گستاخی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ایسے موقع پر استغفر اللہ کے بجائے الحمد لشکنا

رضا خانی فقہ کے سوا اور کہاں ملے گا؟

اگر واقعہ معراج پر ہی نظر کریں تو پتہ چلے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو امام الانبیاء

والرسل میں مسجد قصبی میں تمام نبیوں نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ کسی نے آپ کے

آگے ہونے کی جرأت نہیں کی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق آپ کے امر سے امام بنے تھے،

لیکن جب پتہ چلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو صلی امامت

پر رہنا گوارا نہ فرمایا اور چھپے بھٹ گئے۔ اسی طرح حضرت عبدالرحمن بن عوف کو بھی آپ ہی نے امامت کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اور وہ بھی اس تصور پر امام بننے سے گھٹے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نہ ہوں گے۔ میرے منورہ سے باہر تشریف لے گئے ہوں گے نہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر تھے، ورنہ وہ کبھی امامت نہ کرتے۔ دوسرے صحابہ کرام نے بھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا دعویٰ نہ کیا نہ اس کی کبھی کوشش میں رہے تھے نہ اس کے تصور پر انھوں نے کبھی الحمد للہ کہا۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب کو معلوم نہیں حکومت برطانیہ کی شہ تھی کہ میرے سے اس وقت کے منظر تھے کہ کب موقع ملے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقتدی بناؤں اور کس طرح بن پڑے۔ آپ کی امامت کر دوں تاکہ اپنا کام جو آگے طے پایا ہے۔ اس کی تہید بن سکے۔ عالم مشاہدہ میں تو انھیں کبھی یہ موقع نہ مل سکتا تھا۔ سوچا کہ عالم رویا میں ہی اس تمنا کو پوری کر دوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امام بن جاؤں نہ کوئی دیکھنے والا ہے نہ کوئی اس دعوے کی دلیل مانگنے والا۔ خواب کی دلیل کون پوچھتا ہے۔

نہ ہونے سے ہونا ہے بہتر نہاب
کہ جو جابیں گے ایک دن کامیاب

صورت حال جو بھی ہو، سنی علماء کرام کے نقطہ نگاہ سے یہ سراسر بے ادبی اور

بیگ کشتی ہے کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا دعویٰ کرے۔ سوچیں فیصلہ کریں بلکہ اب توفیق صلہ ہو ہی چکا ہے کہ گستاخ رسول کون ہے۔
دائے ناکامی ستار کارواں جانا رہا
کارواں کے دل سے احسان زیل جاتا رہا

مولانا احمد رضا خاں کو جب خطرہ محسوس ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اسی پیغمبر کا امام کیوں کریں گیا تو بجائے اس کے کہ مولانا احمد رضا خاں اپنے اس جلی خواب سے قویہ کرتے اٹا یہ سوچنے لگے کہ نبوت کی طرف کس طرح قدم بڑھایا جاسکتا ہے۔

منصب نبوت کی طرف پیش قدمی

مولانا احمد رضا خاں نے جب تفرقہ کی کند چھری سے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو زخیم کیا اور عقیدہ جا دیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کر ڈالی تو کچھ لوگ آپ کے مقتدی ہو ہی گئے۔ آپ آستانہ رضا خانیت میں سٹے پایا کہ کسی طرح ختم نبوت کے عقیدے کو ختم کیا جائے اور مرزا نظام احمد قادیانی کی طرح موفقا احمد رضا خاں کو پہلے مجدد بنایا جائے۔ پھر آہستہ آہستہ منصب نبوت کی طرف پیش قدمی کرائی جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنے منصوبے کو کامیاب کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ پہلے ختم نبوت کے عقیدے کو گھائل کیا اور اس کے لئے کچھ عجیب طور پر میرزا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمٰن کی شخصیت کو زیرِ استعمال

کیا تاکہ لوگ اس گستاخ کی جرات پر برا بیخیز نہ ہو سکیں۔ چنانچہ مولانا احمد رضا نے
نے پوش گوئی کی۔

انجام دے آغاز رسالت با شد

ایک گویا ہم تابع عبدالقادر

(ترجمہ) حضرت شیخ عبدالقادر کے بعد پھر سے رسالت کا آغاز ہو گا اور

وہ دنیا، رسول پہلے حضرت شیخ جیلانی کا تابع رہا ہو گا۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب نے یہاں ختم نبوت کے عقیدے کو اس طرح
بر لاد کیا کہ عوام کی سمجھ اس معاملہ کی تہہ تک نہ پہنچ سکی۔ اگر کوئی آپ سے دریافت
کرتا کہ اسکا مطلب کیا ہے، تو آپ فرماتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ تشریف

لے گئے ہیں۔ اس واسطے میں نے یہ بات کہہ دی ہے۔۔۔۔۔ لیکن

یہ بات سب سے ہی سے غلط تھی، اگر یہ مسئلہ تو اتنا بات کچھ اور انداز میں ہوتی تاہم

یہ بات سمجھ لینے چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا آغاز تو رحمت اللعالمین

صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل ہو چکا تھا۔ آپ کی قرب قیامت میں

تشریف آوری آپ کی آمد ثانی ہوگی۔ اس سے واضح ہے کہ یہ اس پہلی رسالت کا

ہی تسلسل ہو گا نہ کہ آپ ایک نئے نبی کے طور پر تشریف لائیں گے اور اس رسالت

میں بھی یہ شرط ہوگی کہ ان کے احکام نافذ نہ ہوں کیونکہ یہ دور دور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بلکہ خلائق بخشش خضہ دوم ص ۷۲

میں حال اس حوالے سے واضح ہو گیا کہ مولانا احمد رضا خاں کا عقیدہ یہ تھا کہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت صرف ۵۶۱ھ تک بند رہی ہے۔ حضرت
عبدالقادر جیلانی کی وفات کے بعد پھر سے رسالت کا آغاز ہو گیا ہے اور اب
بول آئے گا۔ وہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمٰن کا پہلے متابع
ہو گا۔ اس تصور پر مولانا احمد رضا خاں کھوسے رستہ اور اپنے آپ کو قادری کہتے
دیکھتے رہے۔

مولوی صاحب نے صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ اپنے اس دلوئی پر دلیل دینا
کہ خاتم الانبیاء والرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ منانے کے لئے حضرت شیخ
القادر جیلانی کی مجلس میں سے گئے۔

بریلوی عقیدہ کہ حضور کو پیران پیر کا وعظ سننے کی ضرورت تھی تو اب تشریف

مولانا احمد رضا خاں صاحب کی گستاخی ذرا ملاحظہ کیجئے کہ امام الانبیاء والرسول صلی
اللہ علیہ وسلم کو حضرت شیخ جیلانی کی مجلس میں وعظ سننے کے لئے کیسے لارہے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں:-

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

وہ تہری وعظ کی مجلس سے یا غوث

بلکہ خلائق بخشش خضہ دوم ص ۷۲

تھے۔ وہ سب آپ کے در پر نصیحت سننے کے لئے آئے تھے۔ آپ کو کسی کے وعظ سننے کے لئے جانے کی ضرورت نہ تھی۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کو حضور سے بڑھاتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:-

غوبان چوگل یوعظ عبدالقادر

ایمان رسل یوعظ عبدالقادر

ترجمہ: میں گلی بھول، جیسے محبوب حضرت شیخ کی خدمت میں آئے ہیں۔

نہیں بلکہ (حضرت انبیاء) حضرت شیخ عبدالقادر کی مجلس میں حاضری

دیتے ہیں۔ بڑے بڑے رسول (مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت

موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی نصیحت کی مجلس میں حاضر

ہوتے ہیں تاکہ کچھ نصیحت سن پائیں۔

نبیارت (خوش ہے کہ مولانا احمد رضا خاں بڑی پاکدستی کے ساتھ سے اپنے مستفاد

کو توہین انبیاء پرے آئے۔ مولوی صاحب کی اس گستاخی پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہی کم

ہے۔ اب تو آپ نے غور کر لیا ہو گا اور فیصلہ کر دیں گے کہ گستاخ رسول کو سزا

منصب نبوت کے لوازمات میرے لئے (مولانا احمد رضا)

مولانا احمد رضا خاں نے پہلے منصب نبوت کی طرف ایک چالاک کے ساتھ پیش قدمی

لے کر اپنی جھٹش، حصہ دوم، ص ۷۱

ولی تو ولی رہے، انبیاء تو انبیاء، رسل تو رسل۔ بلے غوث تیری مجلس تو وہ سب کہ امام الانبیاء والرسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی آتے ہیں اور تیری مجلس وعظ میں وہ حاضری دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ! استغفر اللہ! توبہ)

اسلامی عقائد میں بڑے سے بڑا ولی ایک ادنیٰ صحابی کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔ چر جائے کہ نبی اس کے دربار میں حاضری دے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام قدس سرہ انسانی لکھتے ہیں:

انه لا يبلغ ولي من اولياء الاممة مرتبة صحاب من صحابة تلك الاممة فكيف بمرتبة نبينا

(ترجمہ) اولیاء اُمت میں سے کوئی ولی کسی صحابی کے درجے تک

نہیں پہنچ سکتا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ اُمت کے نبی کا درجہ

حاصل کرے۔

جب کوئی ولی کسی ادنیٰ صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا تو کوئی ولی وہ درجہ

کیسے حاصل کر سکتا ہے جس میں انبیاء وعظ سننے کے لئے اس کے پاس حاضر ہوا

کریں! کسی بھی مسلمان کا ایسا عقیدہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی صحابی یا

ولی کے ہاں وعظ نصیحت سننے کے لئے جائیں یا اس کی تقریر و تبلیغ موعظت و

حکمت سننے کے لئے اس کے پاس تشریف لائیں بلکہ سارے صحابہ کرام آپ کے

لے المتفہات من المکتوبات الام الربانی ص ۲۱۳

اور اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالقادر سیستانیؒ کی ذاتِ کریمہ کو بھی استعمال کیا، جب راستہ ہموار ہوتا نظر آیا اور بریلویوں کی عام جماعت کے پیش نظر اُمیدیں پوری ہوتی نظر آئیں تو ملاتا خیر اس راستہ پر چھٹ پڑے اور بانگِ وحل ان باتوں کا اعلان کر دیا جو صرف انبیاء کرام کے ساتھ مختص ہوا کرتی ہیں یعنی قوموں کو اپنے دین و مذہب کی دعوت دینا، جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے دی تھی۔ اِن اَعْبَدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاطِيعُوْهُ (پچھلے سورہ نوح ۱۷) کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ یہ شان صرف انبیاء کرام کی ہی تھی، لیکن مولانا احمد رضا خاں اپنے دین و مذہب کی پیروی کی دعوت اِن غفلتوں میں فراتے میں کیا یہ نبوت کا دعویٰ اور نبوت کا اعلان عام نہیں؟ کچھ تو سوچتے آپ اپنی وصیت میں لکھتے ہیں۔

”میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔“

(۲۵) منظر المظفر ۳۲۵ء دستخط فیروز احمد رضا غفرلہ عنہم (نور)

یعنی جو میرا مذہب ہے اس کو مضبوطی سے تھام رکھنا اور اس کو قائم رکھنے کی تاکید کرنا۔ ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اس طرح کی وصیت صرف انبیاء کرام کی تعلیمات میں ہی ہو سکتی ہے۔

مولانا احمد رضا کے اس حکم کا خلاصہ اس کے سوا کیا ہے کہ منصبِ نبوت لاجوہاً شریعت ۱۲ مطبوعہ نوری کتب خانہ بازار اسلام گنج، لاہور

ان بات میرے لئے ثابت ہیں، بس اب تم میری پیروی کرو۔ مولانا احمد رضا خاں نے اپنے آخری وقت میں جو وصیت کی وہ آپ کے سامنے آخری وقت میں اپنی اتباع کی اس طرح وصیت کرنا یہ تو انبیاء کی شان تھی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی:

تَوَكَّلْ فَيَكْفِكَ الْمَرْبِئِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمْسُكُوْهُمُ الْكِتَابُ وَاللّٰهُ وَسْتَنْفِيْهِ

(ترجمہ) میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چکا ہوں۔ جب تک تم ان سے ٹسک کرتے رہو گے تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ اور اُسکی نبی کی سنت۔ دیکھا آپ نے انبیاء کرام کی وصیت کیا، ہوا کرتی ہے۔ چونکہ مولانا احمد رضا خاں اپنی نبوت کا اعلان کرنا تھا۔ اس لئے آپ کہہ گئے کہ میری پیروی ہر فرض سے فرض ہے۔ اس کا اعلان سولہ نے نبی کے اور کون کر سکتا ہے یا کسی کو ایسا اعلان کرنے میں ضرورت نہیں ہوتی۔ مولانا احمد رضا کے اس اعلان کا نتیجہ ہوا کہ بریلوی حضرات مولانا احمد رضا خاں کو خدا کی طرف سے بعوث سمجھنے لگے۔ مولانا احمد رضا خاں کے

تعلیف لکھتے ہیں:

ولا هَلْ السَّنَةُ مِنَ اللّٰهِ اَحْمَدُ رِضَا خَانِ
(ترجمہ) یعنی اہل سنت (بریلویوں) کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے احمد رضا خاں صاحب ہیں:

مولانا امام باک ۳۹۳ء سماح القہار عن کفر الکفار مطبوعہ بریلوی

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جسکی صورت کو

عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

(ترجمہ) یعنی جب میں عرب گیا تھا اور اس آنکھ سے جس صورت کو میرے کو دیکھا وہ تو صرف عرب تک محدود تھی۔ لیکن یعنی بلاد مشرق کے واسطے اسے اعظم حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب آپ قبلہ نمائیں۔

مولانا احمد رضا خاں کے اس اعلان پر کہ اب ہر رسول آئے گا۔ وہ قادری ہو گا اور

بعوت کا چور دروازہ کھل گیا۔ نورانی میاں کے والد مولانا شاہ عبدعلیم صدیقی نے پوری

خفاست بریلویت کی طرف سے ترجمانی کرتے ہوئے مولانا احمد رضا خاں کو اس دروازے

میں دھکیل ہی دیا اور باقی سب بریلوی مولوی بھی ساتھ ہو گئے کہ ہم آپ کے اس ارشاد پر

سرسلمیم خم کرتے ہیں اور آپ کے اس منصب کی قدر کرتے ہیں۔ تمام علماء اپنی طرف

سے نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ مولانا عبدعلیم صدیقی کا وہ اعلان یہ تھا کہ آپ

ہوئے عجم کے لئے ہیں۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف عرب کے لئے تھے

دیکھتے رضا خانی حضرات کس گستاخی سے مولانا احمد رضا خاں کو حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے بالقابل بنائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف عرب کے لئے تھے

۱۔ سوانح اعظم حضرت م ۱۲۸ قبلہ نما کے معنی "سمت معلوم کرنے کا

اندر لکھا ہے" یعنی اب عجم والے اگر صحیح سمت (صحیح دین و مذہب) معلوم کرنا

چاہیں تو وہ مولانا احمد رضا خاں کے پاس آویں

کسی کا نام لے کر لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث بتلانا۔ یہ وہ نص ہے جو صرف پیغمبروں کی نشاندہی کرتی ہے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں کا دین و مذہب کہاں کہاں کیسے

اور آپ کس کس ملکوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس پر غور فرمادیں اور اس

گستاخ رسول پر کچھ آنسو بہائیں، لیکن ہے اس سے اس کی اہل حق سے بغض کی

آگ کچھ ٹھنڈی نہ جاسے۔

اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اعظم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت

مشرق و مغرب، شمال و جنوب کے لئے والے سب انسانوں کے لئے ہے یہ بتیں کہ

آپ کی رسالت صرف عرب کے لئے ہو، عجم والوں کے لئے نہ ہو۔ آپ کی نبوت

مغرب میں تو ہو مگر مشرق میں نہ ہو (معاذ اللہ) ایسا نہیں ہے۔ بلکہ آپ کی

رسالت تو ہر خطہ ارضی کو حاوی ہے۔

اہل عجم کے لئے مولانا احمد رضا خاں کی رسالت کا اعلان

مولانا نورانی میاں کے والد مولانا شاہ عبدعلیم صدیقی کا عقیدہ تھا کہ مولانا احمد رضا

خاں کی دعوت اہل عجم کے لئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل عرب کے لئے تھی۔

حضور کے ساتھ یہ تعادل نبوت کے سوا اور کس باب میں ہو سکتا ہے۔ آپ ہی فیصلہ

کریں لیکن یہ شعر سن کر:

مولانا احمد رضا خاں عجم کے لئے ہیں۔ کیا یہ شانِ اقدس میں گستاخی نہیں کیا۔
مقصود کی سرب و جہم کی سرداری کا انکار نہیں۔ سوچیں، غور کریں اور پھر فیصلہ کریں کہ

گستاخِ رسول کون ہے؟ اور میرے بھی سوچیں کہ وہ کیسے بکرا گیا۔
بریلوی علماء کی عجم سے اس وابستگی کا نتیجہ ہے کہ بریلوی اب تک عربوں کے خلاف

مولانا عبد العظیم صاحب جب اشعار سنائے تو اعلیٰ حضرت، مولانا احمد رضا
خاں نے نہ صرف ان اشعار کو پسند کیا۔ داد دی اور خوش مسرت
میں اپنا قیمتی غلطی جب ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔

خاندانِ صاحبِ شاہ عبد العظیم صدیقی سے جو خصوصی محبت کرتے تھے۔ نہایت ہیست
سے لوگ شاہ احمد نورانی سے بھی ایسی ہی محبت کرتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں نے
شاہ عبد العظیم صدیقی کے ان اشعار پر خصوصی قیمتی غلطی جب کبھی عطا فرمایا اس
وقت کا موضوع نہیں، لیکن اس سے اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں
بریلوی حلقوں میں پورے عجم کے لئے قبلہ فائز تسلیم کرتے تھے اور اس طرح
آپ کی دیرینہ آرزو پوری ہو گئی تھی کہ قادری سلسلے کا ایک شخص مرتبہ نبوت کو پہنچ
جائے گا۔

یہیں ملازمینہ حجاز اس کے مکرور اور مزینہ منورہ، جا کر بھی وہاں کے اماموں کے پیچھے نماز
نہیں پڑھتے کہ ہمارے پیشوا نے عظیم توکل علیٰ خدا ہم عربی پیغمبر کے عطا ہے میں کیوں جانت
سے نماز پڑھیں۔ یہاں تو اس پیغمبر کے امتیازی پڑھیں۔ ہم کیوں عربی امام کے پیچھے
نماز پڑھیں۔ ہم نے تو اپنے غلطی پیشوا کی تائید داری کا حلف اٹھایا ہے اور جو بھی ہمارے
غلطی قبلہ ناک قائل ہو گا۔ ہم اس کی اقتدار کریں گے۔

(توبہ۔ استغفر اللہ گستاخی کی کبھی کوئی حد ہوتی ہے)

باز آجاؤ ظالمو! اب بھی جفا و جود سے

کہو کہ کچھ اپنی حفاظت آنے والے دور سے

بریلوی اس شعر کے جواب میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ غلطی نورانی میاں کے والد
مولانا شاہ عبد العظیم صدیقی کی ہے۔ اعلیٰ حضرت کی نہیں، لیکن یہ جواب درست نہیں۔
کیونکہ شاہ عبد العظیم صدیقی کے ان اشعار سے مولانا احمد رضا خاں اتنے خوش ہو گئے
تھے کہ گویا دونوں جہان کی دولت مل گئی، پھر انچہ مولانا احمد رضا خاں نے شاہ عبد العظیم
صدیقی کو ان اشعار پر خلافتِ مرہست فرمادی اور ان سے خصوصی محبت ہونے لگی اور

انجام دے آغاز رسالت باشد

یہ سنگ گو ہم تاج عبد العظیم

(حاصل اس کا یہ ہے کہ بوا میں آگیا ہوں)

میر حال مولانا احمد رضا خاں یا نورانی میاں کے والد شاہ عبد العظیم بڑے حضرت

لے سوانح اعلیٰ حضرت ۱۳۸۱ھ صدیقی بخشش احمد ۲۲۴

امام بریلوی کا لغزشوں سے محفوظ رہنا

اس میں آپ نے اس بات کو واضح کر دیا کہ بریلویوں کے عقیدے میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے محفوظ رہتے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ جسے چاہے لغزشوں سے محفوظ رکھے لیکن اس کی حفاظت کا عمومی دعوے سوائے پیغمبر کے اور کس کے لئے ہو سکتا ہے، آئمہ اربعہ میں سے کسی نے کسی مجال کے لئے بھی اس کی حفاظت کا عمومی دعوہ نہیں کیا، گناہ کہ جو شاہن صرف انبیاء کرام کی ہو سکتی تھی۔ اسکو بریلویوں نے کس طرح مولانا احمد رضا خاں کے لئے تجویز کر دیا تاکہ عربی پیغمبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، جس طرح لغزشوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ عجیب پیغمبر مولانا احمد رضا خاں بھی لغزشوں سے محفوظ رہیں بلکہ مولانا احمد رضا خاں تو خود کہہ چکے تھے کہ میرے دین و مذہب پر پلنا سزاوی ہے، لہذا یہ مولانا احمد رضا خاں کے منصب نبوت کا عقیدہ نہیں اور کیا یہ گستاخی نہیں کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کاملہ کو مولانا احمد رضا خاں کے ساتھ تقسیم کر دیا جائے۔ (معاذ اللہ)

سچ میں غور کریں پھر واضح طور پر بتلائیں کہ گستاخ رسول کون ہے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ چین میں بازاروں، عورتوں کو سڑک کا دکھانا اور پھر اس پر متنبہ کرنے والا کس طرح کامیاب کیسے ہو جاتا ہے کس طرح لغزشوں سے محفوظ رہ سکا ہوگا۔

بریلویوں کی جسارت دیکھئے کہ ان لوگوں کو اس پر بھی اطمینان نہ ہوا۔ اس سے بھی

۱۰ ماہنامہ الریان امام احمد رضا خاں

ہوں یا چھوٹے حضرت۔ اس گستاخی میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ اس سے بڑے اور کیا گستاخی ہوگی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو سارے عالم مشرق و مغرب عرب و عجم کے لئے تسلیم نہ کیا۔ بلکہ خود ہی عجم میں مد مقابل بن بیٹھے اور اپنے حواریوں سے اس کی تصدیق کرا دی۔ (معاذ اللہ)

قارئین کرام پر اب بالکل ہی واضح ہو چکا کہ گستاخ رسول کون ہے؟

منصب نبوت کے اعلان کی مزید تائید

جب مولانا احمد رضا خاں نے دعویٰ نبوت عام کر دیا اور نورانی میاں کے والد شاہ عبد العظیم صدیقی نے پوری جماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے۔ اس منصب کو تسلیم کر لیا تو اتفاقاً ہوا کہ چونکہ نبی ہمیشہ لغزشوں اور خطاؤں سے محفوظ ہوتے ہیں تو مولانا احمد رضا خاں میں بھی یہ وصفت موجود ثابت کیا جائے۔

جب یہ سوال اٹھا تو بریلویوں کے محدث اعظم مولوی محمد اشرف کچھوچھوی نے ایک خطبہ صدارت دیا اور اس میں مولانا احمد رضا خاں کے لغزشوں سے محفوظ ہونے کا عمومی قائل کیا اور اسکو پورے بریلوی سربراہوں کی تصدیق کے بعد محدث اعظم کے صاحبزادے مدنی میاں نے اپنے ماہنامہ الریان کے امام احمد رضا خاں سے استے شائع کیا۔ چنانچہ اس ماہنامہ میں مولوی محمد اشرف کچھوچھوی کے خطبہ صدارت پر یہ سرخی لگائی گئی۔

آگے بڑھے اور مولانا احمد رضا خاں کے لئے خدائی صفات اور پیغمبری صفات کا ایہام ان لفظوں میں مرتبہ دیا۔ کوئی اعتراض کرے تو غلطی معنی بتا کر جواب دے دیا جائے اور کوئی سوال نہ کرے تو اس حدیث سے ایہام سے مولانا احمد رضا خاں کے لئے خدائی صفات اور پیغمبرانہ شان ثابت کر دی جائیں۔ لگے یا تھوڑے یہ خطبہ بھی سن لیں۔

الحمد لله الاحد رضا، سيدنا احمد، واصلنا واسلمه سيدنا احمد رضا، الله الواحد الصمد، وعل جميع من رضى الله عنهم ورضوا عنه احمد الرضا من الازل الى الابد.

ان آخری لفظوں پر غور کرو۔ احمد الرضا من الازل الى الابد میں کس طرح مولانا احمد رضا کے لئے ازلی ابدی ہونے کا ایہام پیدا کیا جا رہا ہے۔ سو جو لوگ ایک عام آدمی کے لئے خدائی صفات کا ایہام پیدا کرنا اور اس کیلئے اسے سربراہ فخر جانتے ہوں۔ ان کے لئے اب پیغمبر کس صفت اور کس شمار میں ہوں گے۔ اسے ذرا آگے

شیطان حضور کی سی آواز بنا سکتا ہے (استغفر اللہ)

مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ مفتی احمد یار بکھتے ہیں۔

شیطان اپنی آواز حضور کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے۔

۱۔ ماہنامہ البیان امام احمد رضا نمبر ص ۲۴۱ ۲۔ مواظف نعیمہ جلد دوم ص ۱۳۲

مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ خاص مفتی احمد یار نے جب یہ عقیدہ پیش کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خداوندی سالی اور حبیب آپ نے اسکو اپنی زبان سے ادا فرمایا تو اس میں شیطان کی آواز بھی شامل ہو گئی کیونکہ شیطان آپ جیسی آواز بنا سکتا ہے۔ (معاذ اللہ) مگر جب مولانا احمد رضا کی باری آتی ہے تو بریلوی مولوی محمد اشرف کچھو کچھوی کا یہ بیان اپنے اس عجیب و غریب کے بارے میں یوں پیش کرتے ہیں:

آنحضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے۔ اسکو ناممکن فرما دیا۔

مولانا احمد رضا خاں جیسے شخص کو تو گناہوں سے محفوظ کہا جا رہا ہے لیکن دخل شیطان مانا جا رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کے ساتھ معاذ اللہ، حالانکہ گناہ کا ناممکن ہوتا تو صرف انبیاء کرام کی شان ہی ہو سکتی تھی جو یہاں مولانا احمد رضا کے لئے ثابت کی جا رہی ہے کیا یہ مولانا احمد رضا خاں کے لئے منصب نبوت کا اقرار نہیں؟ اس سے لڑائی میاں کے والد مولانا عبد العظیم صدیقی کے عقیدے کی مزید تائید ہو جاتی ہے کہ مولانا احمد رضا خاں واقعی عجیب ممالک کے لئے قبلہ بناتے تھے۔ جس طرح کہ پیغمبر عربی عرب کے لئے تھے۔ (استغفر اللہ۔ معاذ اللہ۔ توبہ توبہ)

یہی بات کہ مولانا احمد رضا خاں لغزشوں سے پاک تھے یا نہیں، یہ اس وقت

۱۔ ماہنامہ البیان امام احمد رضا نمبر ص ۲۴۸

ہیں، ایسا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت گستاخی اور سراسر بدعتِ ادنیٰ ہوگی اور
عام عمل و سنتِ خداوندی سے مخدوم کا سامان ہوگا۔

بے ادب محروم گشت از فضل رب

مرزا غلام احمد قادیانی نے جس طرح پہلے مجددیت کا دعویٰ کیا، پھر ظلِ بروہی
کا مسئلہ اٹھایا، پھر مستقل نبوت کا دعویٰ کر کے نبی بن بیٹھا، مسئلہ منجانب بننے
کے ساتھ ساتھ توہینِ انبیاء کی طرف بڑھا اور آہستہ آہستہ توہین و تنقیص میں آہٹانگے
بھل گیا کہ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں بھی توہین کرنے
سے باز نہ رہا اور اپنے معجزات کو حضور کے معجزات سے زیادہ بتلایا۔

اس طرح بریلی سے مولانا احمد رضا خاں نے منصبِ نبوت کی طرف پیش قدمی
کی۔ پھر قادری اور تالبع قادری کا مسئلہ اٹھایا، پھر مامور من اللہ ہونے یا دوسرے
مفقولوں میں فوں کہیے کہ منصبِ نبوت کا اعلان کر دیا، پھر آپ کے خلفاء و علمائے
توہینِ انبیاء و تنقیصِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا سلسلہ شروع کیا کہ اب تک
جاری ہے اور ان بریلویوں نے انبیاء کرام کی گستاخی میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور شیئہ

حضور کا دہن مبارک را فضل کی طرح تھا (استغفر اللہ)

مولانا احمد رضا خاں کے غلیفہ خاص مفتی احمد یار گستاخی میں اس قدر آگے نکل گئے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک کے لئے ایک اور توہین آمیز تشبیہ ایجاد کی!

کا موضوع نہیں البتہ کبھی ۱۸ سال کی عمر کی لڑکی پر نظر اور کبھی اس کی ماں کی کھلی تپائی پر
نظر، کبھی نظر کا بیگناہ کبھی دل کا بیگناہ اور پھر ستر کا مزاج خراب، یونان تمام کو چوسنے
آشنائی اور پھر ۲۵ رمضان المبارک کو نماز عصر میں اور قعدہ اخیرہ میں تشہید کے بعد
(یعنی درود شریف کے وقت) نفس کی حرکت سے اپنے انحرک کے کا بند توڑنا اور طوالت
کے عام طور و طریقے سے گہری واقفیت کیا مولانا احمد رضا خاں کے اعمال و اخلاق کی
یہ کھلی شہادتیں نہیں، اب آپ ہی سوچیں کہ پھر کچھ چھوٹی صاحبِ کایہ بیان کیسے
قبول کیا جاسکتا ہے کہ ”عام بریلوی لغزشوں سے محفوظ رہے“۔

بہر حال صورت حال جو بھی ہو، کچھ چھوٹی صاحبِ کادعویٰ اس سلسلے میں بڑے
میاں سوڑے میاں چھوڑے میاں، محاذِ اللہ والا معاملہ ہے۔ جہاں تک امروا حق
کا تعلق ہے، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں غاصب صاحبِ شاہ صاحب
اور کچھ چھوٹی صاحبِ سب برابر کے شریک ہیں۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ گستاخِ رسول کون ہیں؟

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عضو و مثل ہے کوئی
اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسی لئے آپ کے جسم مبارک کے ساتھ کسی مقررہ کو تشبیہ
دینا اور وہ بھی کفار و مشرکین کے ہاتھوں ایجاد کی ہوئی اشیاء کو۔ ہرگز ہرگز مناسب
نہ مزید تو واضح درکار ہو تو تحقیقِ صیغہ فی دھار شریف (جدید) کا مطالعہ
کیجیے۔ جس نے اس جماعتِ بریلوی کے تمام اندرونی رازوں کو آشکارا کیا ہے۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں :

قل میں حضور کی زبان شریف کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اسے میرے محبوب
وہا تباری بتائی ہوئی ہو اور زبان تباری ہو۔ کار توس رافض سے پوری
مار کرنا ہے۔

مفتی صاحب نے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کو رافض کہا
کیا یہ گستاخی نہیں؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کا درجہ رافض کا ہی
ہے؟ کیا آپ کی زبان مبارک رافض تھی؟ مسلمانو! سوچو! رافض کے کہا جاتا ہے کچھ
تو سوچو وہ زبان جس نے کبھی دشمن کو بھی گالی نہ دی۔ کبھی کسی کا دل نہ کھایا ہو۔ اُسے
کسی درجے میں رافض کہا جاسکتا ہے گستاخا! کچھ نور کر لیا ہو تا اور پھرا سی پر بس
نہیں۔ آگے پھیلے :

خدا کے حضور کی گئی دعا کو کار توس کہنا (استغفر اللہ)

مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ خاص نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ اسی عبارت میں
اللہ کے حضور کی گئی دعا کو کار توس کہا۔ دعا خدا کے حضور جاتی ہے۔ کار توس دشمن کی
طرف جاتا ہے۔ بریلو! اگر تم خدا کو اپنا دشمن ہی سمجھتے ہو تو کیا تم اتنی عقل بھی نہیں
رکھتے کہ سوچو کہ تبار کوئی کار توس خدا کو مر کر نہ کار نہیں کر سکتا۔

نور العرفان ص ۵۵۵

مسلمانو! گستاخوں کی گستاخیاں ملاحظہ کرو کہ کس طرح ایک ہی عبارت میں اللہ تعالیٰ
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دعا جیسی بزرگ عباد پر ایک کوڑی گستاخوں میں بیٹ دیا۔
اب آپ ہی بتائیں کہ کیا مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ خاص مفتی احمد یار نے حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کو رافض نہیں بتلایا کیا اس زبان مبارک کو رافض سے تشبیہ
نہیں دی۔ جس زبان نے کبھی اپنے دشمن کو بھی بد دعا نہیں دی تھی۔

مسلمانو! سوچو مفتی صاحب نے دعا کو کار توس کہا اور یہ بات تو سب جانتے
ہیں کہ کار توس تو ہمیشہ دشمن کے ذریعہ ہی جاتا ہے کیا اس تشبیہ میں اسی غستاخ نے
اللہ تعالیٰ کو دشمن نہ کہا۔ افسوس کہ ان صاحب کو مفتی صاحب کہلاتے ہوئے بھی کچھ
محاجب نہ آیا، کچھ تو خیال کیا ہوتا۔

ناوک نے تیرے حید نہ چھوڑا زمانے میں

ترپے سے مرغ قبلہ غا غیاث نے میں

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ گستاخ رسول کون ہے؟ اور اب تو فیصلہ ہو ہی چکا۔
مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ خاص مفتی احمد یار نے اس توہین پر اکتا نہیں کی۔
بلکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص میں اس قدر آگے نکل گئے کہ ابو جہل
اور ابولہب نے بھی ایسے ناپاک کلمے حضور کے بارے میں کہے ہوئے تھے۔ جیسے مفتی صاحب
پر تعجب نہیں۔ وہ تو مولانا احمد رضا خاں کے بلو راست خلیفہ تھے۔ تعجب ان بریلوین
پر ہے۔ جنہوں نے مولانا احمد رضا خاں کو دیکھا بھی نہیں، پھر بھی گستاخیاں مولانا احمد رضا

حقان والیاں جا کرتے ہیں:

آگے پہلے اور بریلویوں کی ان گستاخیوں کا فوش لیجیے۔

اہل اسلام کا عقیدہ سبت کہ جو چیز بھی مومنین کے لئے حلال ہوئی، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی سبت اور جو چیز بھی حرام ہوئی، وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی حرام فرمائی ہے۔

اب قرآن اس پر شاہد ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حلال و حرام کے بیان کرنے والے ہیں۔ تحلیل و حلال کرنا، و تحریم و حرام کرنا، آپ کے اپنے ماتحت و حقین۔

مگر رضا خانی مذہب یہ ہے کہ خنزیر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا اور کتے بٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکھ لئے تاکہ وہ اس کو حرام فرما دیں۔

رب نے حضورؐ کے حرام کرنے کے لئے کتے بٹے رکھے (استغفر اللہ)

مفتی احمد یار مکتھے ہیں:

رب کی مرضی یہ تھی کہ شہر کا گوشت میں حرام کروں اور اسکے باقی اجزاء، پوست مغز، گردہ، منہ میرے حبیب حرام فرما دیں۔ جیسے اس نے حرف شہور

لے معلوم نہیں مفتی صاحب نے اسکی تحفہ کیوں فرمائی مگر مولوی عنایت اللہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اس جانور کے گردے کھانے سے انسان کو حیوان سے نکاح کرنے کی ضرورت یا گالیاں دینے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان پریشانی میں بعض اوقات (بقیہ آئندہ صفحہ ۲)

حرام کیا باقی کتنے بقا اس کے حبیب نے لے

مکتبہ کے مسائل میں کیا تھا اور رسول ایک دوسرے کے قریب ہیں، پس میں قہر کا رشتہ اللہ کے رسول اللہ کے ماتحت ہوتے ہیں، پھر بریلویوں نے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے المتقابل ہی لکھا تھا تو آپ کی کارکردگیاں کتے کیہاڑوں نے کتے منتخب کرنے تھے۔

بریلویوں! کچھ تو سوچ لیئے اتنی بے ادبوں اور گستاخوں کے ساتھ مشرک دین منور منہ دکھاؤ گے۔

استغفر اللہ! سبحانک خدا بہت بڑا عظیم! مفتی صاحب کو کیا ہو گیا کیا انھیں اللہ کے علاوہ اور کسی چیز کا نام ہی یاد نہ رہا تھا۔ جس کے لئے دوسرے عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مختب فرما رہے تھے جس انداز میں مفتی صاحب نے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہے کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کھلی گستاخی نہیں؟ کیا

صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کتے بٹے حرام فرمانے کے لئے ہی آئے تھے؟ (معاذ اللہ) صاحب کو تو خبر مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ خاص تھے مگر دوسرے بریلویوں کو جو

مولانا احمد رضا خاں کی طرح حضورؐ کے گستاخ نہیں، ہم انہیں اس تحریر پر غور کرنے کی بات دیتے ہیں۔ وہ موصوفین اور گستاخان رسول کے ساتھ ان باتوں میں شامل نہ ہوں۔

یہ حاشیہ گزشتہ صفحہ، اپنی آپ کو کتے کا بچہ بھی کہتے مکتا ہے۔ یہاں سے نکاح ہونے کے مولانا احمد رضا خاں نے ملفوظات ص ۲ ص ۱۰۰ میں کہا ہے۔ (نور العرفان ص ۳۹)

کمال کر شکر کا ہے ۱۰۰

معاذ اللہ۔ تو یہ۔ تو یہ۔ جس طرح شکاری کا ظہر کچھ اور ہوتا ہے اور باطن کچھ
بریلویوں کے عقیدہ میں اسی طرح (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
ظہر کچھ اور تھا اور باطن کچھ اور تھا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی ہوگی کہ راست
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شکاری کہہ دیا جائے اور اللہ کے اس فرمان کو جال بچھا
کے۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ گستاخ رسول کون ہے؟

حضور کو سانپ سے تشبیہ دینا (خلیفہ خاص مولانا احمد رضا خاں)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اکبرہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند سے تشبیہ دینے
کے لئے ہی تیار نہ تھیں مگر افسوس کہ بریلویوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ
سے تشبیہ دینے سے بھی گریز نہ کیا۔ یہ سب کچھ کس نے تاکہ کسی طرح آپ کی بشریت
کا انکار ہو سکے، مفتی احمد یار لکھتے ہیں:

عصائے موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ نکل گیا تھا۔ ایسے ہی

ہمارے حضور نوری بشر میں۔ کھانا پینا کھانچ اس بشریت کے احکام تھے۔

ایک جی وہو و اطہر کو سانپ سے تشبیہ دینا کتنی بڑی جسارت ہے۔ مشہرہ مشہد

ہیں سے ایک بھی معنوی ہوتا تو شاید ہم کوئی تاویل کر لیتے۔ مینن افسوس کہ بریلویوں

حضور شکاری کی طرح تھے جس کا ظہر کچھ ہوتا ہے اور باطن کچھ ۱۰۰

مفتی احمد یار خلیفہ خاص مولانا احمد رضا خاں کی گستاخیوں کو ملاحظہ کرتے ہیں کہ
کھلے بندوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شکاری کہا اور مولانا احمد رضا خاں کے اس خلیفہ کو
یہ گستاخی کرتے کچھ حیرانہ آئی بلکہ بات یہاں تک بڑھی کہ اس مثال میں خود قرآن کو بھی
جانوروں کی بولی کہہ دیا۔ استغفر اللہ تم استغفر اللہ! اس بے ادبی اور گستاخی پر آسمان کیوں
پھٹ نہیں پڑتا اور زمین کیوں شق نہیں ہو جاتی۔ اس جیسی گستاخی شاید اب تک کسی
بد بخت کی قسمت میں نہ آئی ہوگی۔ (معاذ اللہ) مسلمانوں کا تو عقیدہ ہے کہ انبیاء اکرام
کا ظہر و باطن ایک ہوتا ہے۔ الگ الگ نہیں ہوتا، مگر بریلوی عقیدہ ہے کہ نبی کا
ظہر و باطن الگ الگ ہوتا ہے وہ شکاری کی طرح ہوتے ہیں اور دورنگی چال پلٹے
ہیں۔ ان کی سیرت کیا ہوتی ہے؟ بریلوی جواب دیتے کہ ظہر کچھ ہوتا ہے اور باطن کچھ
ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرائی کہ میں بشر ہوں۔ بریلوی عقیدہ سے میں
ایک شکاری کا رول تھا۔ شکاری کا بہرہ واپسی کچھ ہوتا ہے اور حقیقت کچھ اور ہوتی
ہے۔ اسی طرح آپ کے اس ارشاد کو جو کہ قرآنی حکم تھا۔ شکاری کا جال سمجھا گیا اور ان
لوگوں کو یہ گستاخی کرتے ہوئے کچھ باک نہ ہوا۔

مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ خاص مفتی احمد یار لکھتے ہیں:

”میں تمہاری جنس سے ہوں یعنی بشر ہوں، شکاری جانوروں کی سی آواز

سے جب ہم نے اس کی شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ چونکہ سانپ ہمارے ساتھ بیڑا میں شامل ہوتا ہے۔ اس لئے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ سے تشبیہ دی تو کیا ہو گیا۔ ہم نے پوچھا اس کا کیا ثبوت ہے کہ وہ میلاد میں آتا ہے۔ مجلس میلاد شریف کی تھی۔ جب خوب غصہ ہو گیا۔ ایک سانپ میری سے آیا اور منبر کے نیچے بیٹھ گیا۔ جب تک مجلس شریف ہوتی رہی۔ بیٹھا سنتا رہا۔ بعد ختم چلا گیا نہ کہنے کسی کو آزار پہنچا نہ جلتے لوگوں سے جہت چاہا کہ کہنے مار دیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سب کو باز رکھا کہ یہ سرکاری جہان کی حیثیت سے ہے۔ میں ہرگز نہ مارنے دوں گا۔ یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شکاری سے تشبیہ دینا یا اس سے تشبیہ دینا۔ مفتی صاحبان اور فقہاء کرام کا عمل ہے ہرگز نہیں۔ یہ صرف نام کے مفتی ہیں۔ دینی پیشوا ہرگز نہیں۔ بریلی کے یہ خانزادے گستاخوں میں اس قدر آگے نکل گئے ہیں کہ انہیں کسی قیمت پر کوئی شخص پیشوا ملنے کے لئے تیار نہ ہو سکا۔

مفتی نہیں فقیہ نہیں پیشوا نہیں
یہ خانزادگان بریلی شریف ہیں
گستاخوں میں ان سے بڑھ کر نہ پاؤ گے
ظروں کی طرح و ختم کی بنا پر شریف ہیں

قرآنی آواز جانوروں کی سی جعلی بولی کی طرح ایک چال ہے۔

(خلیفہ مولانا احمد رضا خاں)

اوپر کی بحث میں آپ دیکھ آئے کہ مفتی احمد نے قرآنی آیت قل انما امرنا ان نشکر مثلكم یوحی الف کو کس دشمنان سے جانوروں کی جعلی بولی سے تشبیہ دی۔ قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور کلام غیر مخلوق ہے۔ ایسے مخلوق قرار دینا اور مخلوق میں سے جانوروں کی بولی سے ملنا یہ عقیدہ بریلویوں کے سوا اور کسی کی قسمت میں ہو سکتا تھا۔ کچھ تو سوچیے اور اوپر کی عبارت میں ایک دفعہ پھر غور کیجئے۔ کیا یہ اس پہلو سے کیا ایک اور گستاخی نہیں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) انبیاء کرام کا قبروں میں عجیب شغل ہوتا ہے (مولانا احمد رضا خاں)

حضرت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور مطہرہ میں حیات میں اور عالم برزخ کے مناسب وہاں نمازیں پڑھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہیں کھاتے پیتے اور خواہشات انسانی سے مستغنی ہیں۔ مگر بریلوی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام اپنی قبور میں اپنی بیویوں کے ساتھ عجیب شغل فرماتے ہیں مولانا احمد رضا خاں فرماتے ہیں:

”انبیاء علیہم السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج ہریش کی باقی ہیں اور وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔“

جس سخت گستاخی کی ہے۔

خانصاحب کہنا تو یہ چاہتے ہیں کہ انبیاء کرام اپنی قبور میں اس وقت کے رہتے ہیں کہ کوئی ان کے ساتھ بیویوں کو پیش کرے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ انبیاء کرام پر ان بیویوں کو پیش کرتے والا کون ہے؟ دنیا میں بھی خاندان نبوی کا اس طرح نہیں ہوتا کہ کوئی تیسرا شخص نبوی کو خاندان کے سامنے پیش کرے۔ گستاخوں کی یہ گستاخی نہایت ہی قابلِ خدا فحش ہے اور سب مسلمانوں کے لئے باعثِ ندامت ہے۔ خانصاحب نے ایک ہی عبارت میں گستاخی کی حد کی ہے جو کسی بڑے سے بڑے گستاخ کو بھی نہ پہنچی ہوگی۔

سوچیں اور غور کریں۔ اب توفیقِ صلیبی ہو ہی چکا کہ گستاخ رسول کون ہے؟ بعض بریلوی یہ کہتے تھے کہ میں کہہ بات مولانا احمد رضا خاں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی سے لی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں نے اپنے اپنی حلیت کے لئے نقل کیا ہے یا وہ اس عقیدے کی تردید کرنا چاہتے ہیں۔ اگر پہلی صورت متعین ہے تو کیا یہ مولانا احمد رضا خاں کا عقیدہ نہ ہوا؟

قارئین کی اطلاع کے لئے ہم بتلائے دیتے ہیں کہ یہ عقیدہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی نے کہیں نہیں لکھا۔ مولانا احمد رضا خاں نے یہاں کھانا جھوٹ بولا ہے کہ انہوں نے عقیدہ فاسدہ کو شیخ زرقانی کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ موصوفیہ کی بات ہرگز نہیں کہی۔

اس قسم کے عقیدے کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مولانا احمد رضا خاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! استغفر اللہ۔ خانصاحب نے ایسے مسائل قرآن میں پڑھائے یا حدیث میں؟ اہل علم جانتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں ان کا کوئی نشان نہیں ہے۔ مولانا احمد رضا خاں نے یہ کہہ کر انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بہت بڑی گستاخی کی ہے۔ چونکہ بریلویوں کا فرشتوں کے بارے عقیدہ یہ ہے کہ وہ عورتوں سے صحبت بھی کرتے ہیں تو انہوں نے انبیاء کرام کو بھی قبروں میں اسی شکل میں مشغول بتایا۔ مفتی احمد یار فرشتوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

”فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ صحبت بھی کر سکتے ہیں۔“

اب تو سب حضرات بچہ گئے ہوں گے کہ مولانا احمد رضا خاں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بڑی ہی گستاخی کی جو انبیاء کرام کو اپنی قبروں میں اس شکل میں مصروف بتلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ بتلاہیں کہ انبیاء کرام اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے ہیں اور مولانا احمد رضا خاں یہ کہیں کہ نہیں وہ تو قبروں میں اپنی بیویوں سے مشغول رہتے ہیں۔ معاذ اللہ! اس سے بڑھ کر فحش یہ ہے کہ بریلویوں نے اُسے ملفوظات میں اس مقام پر جگہ دی ہے۔ جہاں انہوں نے سیات بیان کی ہے کہ مزاروں پر لڑکیوں کا چڑھاوا بھی چڑھتا ہے اور وہاں سے آوازیں آتی ہیں کہ فلاں جگہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو گے تو یہ۔ استغفر اللہ۔ تو یہ استغفر اللہ! بہر حال اس گستاخ کے مذکورہ بالا الفاظ پھر پڑھیں اور ذرا جگر تمام کر لیں خانصاحب نے اس میں عیث کی جاتی ہیں کہ کہہ کر اللہ تعالیٰ وحده لا شریک لہ

کوئی شریف انسان اپنی ماں کے بارے میں اس قسم کی شرمناک گستاخی کر سکتا ہے؟ چہ جائے کہ اس ماں کے بارے میں جو تمام مومنین کے سر کی تاج ہو، جو تمام مومنین کی ماں ہو اور جس کی پاکیزگی کی شہادت خود اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔ مسلمانو! سوچو، مسلمانو! کچھ تو غور کرو۔ بریلوی کس طرح اپنی گستاخی میں یہ سب آگے بڑھ رہے ہیں۔ کیا ان کو کوئی روکنے والا نہیں؟

کیا شاہ احمد نورانی کا چہرہ اور حضور کا چہرہ ایک جیسا ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا حقیقت میں آپ ہی کی زیارت کرنی ہے اور آپ کی زیارت جو جائزہ بڑی باعث برکت اور مقام مرتبت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور افراد اہمست خواہ صحابہ ہوں۔ خواہ تابعی ہوں خواہ ملی ہوں ان کی زیارت سے وہ مقام نہیں ملتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ کوئی چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کی برابری نہیں کر سکتا۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مگر بریلوی عقیدہ ہے کہ یہ شان تو مولانا احمد رضا خاں میں بھی تھی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرائی اور آج کے دور میں یہ شان شاہ احمد نورانی کی ہے۔ لہذا جس آدمی کی یہ خواہش ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کی

کی ازواج مطہرات کے لئے ایسا ناز لباس بتائیں کہ خواہ مخواہ اس کے مناسب غلط تصورات ذہن میں ابھرنے لگیں۔ لیکن افسوس کہ مولانا احمد رضا خاں کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے لباس کا یہ نقشہ کھینچتے ہوئے کچھ شرم و حیا مانع نہ آئی۔ (معاذ اللہ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی

مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں:

تنگ و پست ان کا لباس اور وہ جو بن کا بھار مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک سے کمر پر پھٹا پڑتا ہے جو بن میرے دل کی صورت کہ ہوئے باستے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بڑ

مولانا احمد رضا خاں کہہ رہے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی قیض اتنی تنگ و پست تھی کہ جوانی پھٹی پڑتی تھی اور چھتیاں قیض سے باہر آ رہی تھیں اور اس طرح میرا دل بھی پھٹ رہا تھا۔ (معاذ اللہ۔ استغفر اللہ۔ توبہ۔ توبہ۔ خدا کی پناہ کیا یہ گستاخی کی انتہا نہیں۔ کیا مولانا احمد رضا خاں تمام ام المومنینؓ تمام مسلمانوں کی ماں پر پہلے دنیا کی سب سے فحش شعر نہیں لکھائے۔ کیا یہ گستاخی نہیں؟

زیارت کرے۔ اسے بریلوی لوگ برملا کہتے ہیں کہ وہ شاہ احمد نورانی کا چہرہ دیکھ کر
 دمساز اللہ بریلویوں کی خفیہ مجالس میں اس عقیدے پر بہت زور دیا جاتا ہے۔
 فیصل آباد میں جناب نورانی میاں کے والد شاہ عبدالحلیم صدیقی کی یاد میں
 ایک جلسہ ہوا۔ نورانی میاں نے بھی اس سے خطاب کیا۔ اس جلسہ کے ایجنڈے پر
 جناب غلام رسول بریلوی نے سرعام نورانی میاں کا تعارف ان الفاظ میں کر دیا۔
 "شاہ احمد نورانی اپنے عظیم باپ کے عظیم فرزند ہیں اور میں یہ کہنے میں ہلکا
 محسوس نہیں کرتا کہ شاہ احمد نورانی صدیقی کا نورانی چہرہ دیکھ کر سوچو وہ دُور
 میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے۔" اے
 جناب نورانی میاں کا چہرہ ہم نے بھی دیکھا ہوا ہے اور جس نے بھی ایک بار
 دیکھا۔ اسے دوبارہ اسے دیکھنے کی کبھی خواہش نہیں ہوتی۔ یہ کوئی چہرہ ہی ایسا ہے
 اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ ایسا تھا کہ اسے چاند سے ملاسنے پر بھی فیصلہ
 پتی ہوتا تھا کہ چاند اس کی برباری نہیں کر سکتا۔
 ہم ایران ہیں کہ جناب غلام رسول بریلوی کی زبان کو ایسے الفاظ کہنے کی کیونکر
 ہمت ہوئی۔ بریلویوں کو اگر پہلے سے اس گستاخی پر پختہ نہ کیا گیا تھا تو وہ اسی جلسہ
 میں اس گستاخی پر کیوں خاموش رہے۔ استغفر اللہ۔ تم استغفر اللہ۔ امام الانبیاء و اکمل
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کس قدر گستاخانہ کلمات کہے جا رہے تھے اور جلد بریلوی
 اپریشانی میں گر رہے تھے۔

سب سے پہلے روزہ اسلامی جمہوریہ، ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء

مسلمانوں! کچھ تو سوچو، بریلوی کس قدر گستاخوں پرست ہوتے ہیں کہ حضرت
 علی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر نورانی میاں کو لے آئے۔ کچھ تو شرمائے ہوتے کہ ہم کس
 کو کس کے مقابلے پر لارہے ہیں۔
 اگر کوئی شخص انکار کرے کہ غلام رسول بریلوی نے یہ الفاظ نہ کہے تھے تو ہفت
 اسلامی جمہوریہ کے خاندانہ جناب محمد حمید شاہد نے پوری رضا خانی اُمت کو چیلنج دیا
 ہے کہ:

اگر کسی کو شک ہے تو میری درخواست ہے کہ وہ آئے اور تحقیق کرے
 جلسے کا ایک ایک سالن گواہی دے گا۔ پھر بھی یقین نہ آئے تو میاں
 (TAPES) کو چلا کر سن لیجئے جو ان گستاخانہ کلمات کو اپنے اندر محفوظ
 کر رہی تھیں۔ اگر میرے تحریر کردہ الفاظ غلط ثابت ہوں تو میں خدا
 کے کٹھن میں گھرے ہوں گے۔ کوئی تیار ہوں۔ مارشل لا کے ضابطے مجھ پر
 لگا دیجئے اور قومن میں آئے نہ اوجھنے۔ اے

جہادی بھائیوں! ہمیں نہیں آ رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر نورانی میاں
 کو کیوں لایا جا رہا ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے جانے
 کے بعد اب اُمت کے رہنما نہیں رہتے تھے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
 سے آپ کی شان میں کچھ فرق آگیا تھا کہ اب کسی ستم چہرے کی ضرورت ہو۔

سب سے پہلے روزہ اسلامی جمہوریہ، ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء

حضور کے بعد نیا چہرہ تجویز کرنے کی ضرورت

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حضور کا زوال تھی (معاذ اللہ) یہ غلط ہے شیعوں کے ہاں حضور کی وفات صرف سائر حیات تھی اسے حضور کا زوال قرار دینا ایک بڑی گستاخی ہے۔ مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ مولانا ابوالبرکات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو صریح لفظوں میں زوال کہا ہے (استغفر اللہ) جب ان کا یہ عقیدہ ہو تو ظاہر ہے کہ وہ حضور کے بعد کسی اور چہرے کی تلاش میں نکلیں گے۔ غلام رسول بریلوی مذکور نے جو کچھ کہا۔ اس کی دلیل مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ نے ہی ڈالی تھی۔ موصوف لکھتے ہیں:

آگاہ میرزا رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں سے دائرہ انتقال الٰہی اس لئے کہ ہر شے میں بعد کمال زوال ہوتا ہے۔

ہوں آفتاب بر نصف النهار یافت کمال

مقرر است کہ روئے منہ بسوسے زوال

(ترجمہ) آفتاب جب دوپہر کو کمال پر پہنچ جاتا ہے تو طے شدہ بات

ہے کہ اس نے اب زوال کی طرف ہی جانا ہے۔

غور کیجئے اور گستاخوں کو دوا و سم دیجیے کہ کس دیدہ دلیری سے حضور کے سفر

ت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زوال کہہ رہے ہیں۔ انصاف کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دیں کہ بعد میں آئے والی ہر گھڑی آپ کے لئے پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی اور مولانا احمد رضا خاں کے یہ غلطہ کہیں کہ نہیں بعد میں زوال کی ہوگا وہ اگر قرآن کریم ہی دیکھ لیتے تو یہ آیت مل جاتی۔

وللاخرة خير لك من الاولى

(ترجمہ) اور البتہ ہر بعد کی گھڑی آپ کے لئے پہلی سے بہتر ہوگی

سو قرآن کریم کی روشنی میں کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو آپ کا زوال نہیں کہہ سکتا۔ بریلویوں نے ایسا کیوں کہا تو اس کا

جواب صحیح ہے کہ جب کوئی شخص گستاخی اور بے ادبی پر ہی تل جاسے

تو پھر بے وقوفان سے بھی سبق نہیں لیتا۔ اپنی بات اس سے بھی آگے

رکھتا ہے۔ غاصتہ وابل وابل الابصار۔ یہ آخرت کی تباہی کی انتہا

چیلنج

ایتھا الطائفۃ المبتدعة

یہ پمفلٹ پاکستان میں مولانا احمد سعید کاظمی - پیر کرم شاہ - مولانا امجد علی کو
ہندوستان میں - مولانا ارشد قادری کو انگلستان میں - پیر معروف شاہ - مولانا محمد
جیلانی - مولوی عبدالوہاب انصاری کو جنوبی امریکہ میں - اشرف القادری کو ایشیائی
سعادت علی قادری اور افریقہ میں ابراہیم خوشنور کو بدریہ ڈاک بھیجا جا رہا ہے۔
ان دس حضرات میں سے کوئی صاحب ہمارے حوالہ کو ایک مسلم
بین الفریقین مجلس انصاف کے سامنے غلط ثابت کر دیں تو ان
صاحب کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔
اگر ایک سال تک یہ علماء یا پیر کسی مجلس انصاف میں آنے کے لئے آئوہ
نہ ہوسکے نہ انہوں نے اپنی گت خیروں سے توبہ کی تو ان کی شکست کا نام اعلان کر
دیا جائے گا۔ ہمارا دوسرے سخن انہی حضرات سے ہے۔ کسی ایسے غیرے کے جواب
پر کوئی توبہ نہیں دی جائے گی۔

نوٹ: شاہ احمد نورانی کا نام اس لئے اس چیلنج میں نہیں لکھا کہ اس
میں خود اس کا اپنا چہرہ زیر بحث ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ وہ حضرت امیر علی قریشی
کے سامنے آنے سے گریز کر کے اپنی شکست تسلیم کر چکے ہیں۔
۱۰ اگست
۲۱۹۸۰

اعلانِ حق

بریلوی علماء کی دینی خدمات

ناشر

محمد خالد نقشبندی

ہاجہ مدنی

اعلان حق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الحمد لله وحده والصلاة على رسوله وآله
 أما بعد ! فقیر امیر علی قریشی عطا اللہ عنہ سارے عالم کے مسلمانوں کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ تقریباً سو سال سے ہندوستان میں بریلویت کا فتنہ اٹھا ہوا ہے، فرقہ بریلویہ کے بانی جناب احمد رضا خاں بریلوی تھے، انہوں نے خدا جلالتہ کس مصلحت سے ان حضرات علما و کرام اور مشائخ عظام کو کافر بتایا جو داعی توحید، متبع سنت، دین کے خادم، مفسر اور محدث تھے، اور انگریزوں کے خلاف پوری طرح تنہا، دھن کی بازی لگائے ہوئے تھے، ان کا دار تکفیر ہے مسلمانوں پر تکفیری گوئے برساتا رہا اور عربی علم کے مسلمان اور خاص کر حرمین شریفین کے علماء و مشائخ و ائمہ و خطباء، بریلی کے گلوں کا نشانہ بنے، چرا احمد رضا خاں کا معتقد ہو وہ تو بریلوی فرقہ کے نزدیک مسلمان ہے، اس کے سوا اور کوئی سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہندوستان میں جماعت دیوبند نے جو تعلیمی و تبلیغی خدمات انجام دی ہیں اور صد ہا کتابیں لکھ کر عامۃ المسلمین کو قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہونے اور شرک و بدعت سے توبہ کرنے کی دعوت دی، ان کو روڑوں مسلمانوں کو شرک و بدعت اور تہذیب سے بچاؤ دہ روز روشن کی طرح واضح ہے جب پاکستان وجود میں آیا تو دیوبندی مکتبہ فکر کے اکابر نے بڑے بڑے مدارس قائم

کئے اور مدرسہ میں نیز تعلیم و تہذیب اور اپنے قواعد و خطبات کے ذریعہ مسلمانوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلا، اور ہندوستان، پاکستان سے باہر تک کر غزوہ دہم میں انھوں نے اور ان کی تصنیفات نے کام کیا، بریلوی مکتبہ فکر کے نام بار خمار و مشائخ جن پاکستان آگئے ان میں سے ایک دو پہلے سے چٹا سید میں موجود تھے، جس طرح ہندوستان میں تکفیر کے گولے برساتے تھے اسکا طرح پاکستان میں بھی اپنا محبوب ترین مشغلہ جاری کر دیا، انکی تقریریں اور کانفرنسوں میں دیوبندیوں کی تکفیر ایک جزو لازم ہوتا ہے، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ بریلویت دوی کانوں کا نام ہے، اول یہ کہ شرک و بدعت کی دعوت دی جائے اور دوسرے یہ کہ دیوبندیوں کو کافر کہا جائے، ان دو چیزوں کے علاوہ کوئی تعمیری خاکہ اور اصلاحی پروگرام ان کے سامنے نہیں ہے، ان کے علماء اپنے عوام کو یہ سمھاتے ہیں کہ دیوبندی کافر ہیں ان کے پاس ہرگز نہیں جانا، ان کے علماء اور مشائخ سے جو مفسر اور محدث ہیں تمام جاہل ہوتے ہوئے بدرجہا افضل ہوں جس علاقے میں جہالت زیادہ ہو وہیں بریلوی علماء اور مشائخ کا کاروبار زیادہ چلتا ہے، پیروں کا لبادہ اوٹھکر جاہلوں، بے تمیزیوں، دیوان پڑھ لوگوں کو انھوں نے یہ سمھار رکھا ہے کہ بس تمہارا اسلام اس میں مختصر ہے کہ ہم کو مانی دیا وید یا کریں، اس طرح سے ان کی آخرت پر باد کر کے اپنی دنیا کو آباد کرتے ہیں اور اپنی آخرت تو برباد ہے ہی۔

احقر اپنے عہد شباب ہی سے حضرات اکابر دیوبند سے وابستہ رہا ہے
ان حضرات کو خوب قریب سے دیکھا، ان کے ظاہر و باطن کو پرکھا، الحمد للہ
ہر طرح سے ان کو عائد تراہد اور آخرت کا فکر مند پایا، مجھے حیرت تھی کہ بریلویوں
جماعت متحدہ کو کیوں کافر کہتے ہیں؟ لیکن جب دیوبندیوں کو دیکھا بھالا اور ان کی محبت
میں رہا تو ان کو پکا سچا صحیح مسلمان پایا، بریلویوں کا کہنا ہے کہ اکابر دیوبند
کی کچھ عبارتیں ہیں جن کی وجہ سے وہ کافر ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ فرض کرو اکابر
دیوبند کی ایسی عبارتیں ہیں جن میں آپ کو کفر نظر آتا ہے تو یہ بتاؤ کہ علماء اہلحدیث
اور علماء حجاز و مشائخ حرمین کیوں کافر ہیں؟ ان کی کونسی عبارتیں ہیں جن کی وجہ
سے ان پر کفر لاگو ہوا؟ بات سچی یہ ہے کہ جو شخص ان لوگوں کی دیکھی رنگ پکڑتا ہے
اور ان کو شرک و بدعت پر مستتب کرتا ہے وہ ان لوگوں کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے
دوسری بات یہ ہے کہ ان عبارتوں کا مطلب ان لوگوں نے اپنے پاس سے جوڑ لیا
ہے اور کفر ٹھونپنے کی کوشش کی ہے، اور ان عبارتوں کا واضح مطلب مستند اکابر
نے اپنی کتابوں میں واضح کر دیا ہے اور جو مطلب احمد رضا خان نے ان عبارتوں کا
نکالا ہے اس سے بار بار اپنی برائت کا اعلان کیا ہے، لیکن بریلویوں کو فائدہ ہے
کہ قہار اہلحدیث کچھ بھی ہو بہر حال کافر ہو، لہذا احقر نے مناسب جانا کہ اس
مسئلہ کو بذریعہ مابذل کر لیا جائے، میں پاکستانی ہوں، شاہ احمد نورانی کا نام
پاکستان میں بہت مشہور ہے، ہندوستان کے علماء بریلویہ کا مجھے علم نہیں اس لئے

میں نے شاہ احمد نورانی کو دعوت مبادلہ دے دی، جو پانچ سال سے پاکستان
اور ہندوستان، افریقہ، انگلینڈ کے جمہور اور اخبارات میں شائع ہو رہی ہے
میری دعوت یہ ہے کہ شاہ احمد نورانی مجھ سے مدینہ منورہ میں مبادلہ کر لیں، چونکہ
انھیں اپنے مسلک کے حق میں کافر ہونے کا یقین ہے اس لئے مبادلہ سے گریز نہ کریں
دونوں بارگاہ خدادادی میں دعا کریں گے جس کی صورت مسخ ہو جائے وہ باطل
ہوگا، میرا یہ مبادلہ بریلوی مذہب کو باطل تسلیم کرنے کے لئے ہوگا،
شاہ احمد نورانی مدینہ منورہ آئے، میں نے ان کو پکڑا تو قہر دلائی کہ آپ کو میں نے
دعوت مبادلہ دی ہے جو اخبارات میں چھپ چکی ہے موقع مناسب ہے آجاؤ مبادلہ
کر لیں، لیکن انھوں نے میری بات آن سنی کر دی، پھر میں نے ان کی خدمت میں
خط بھیجا جو مدینہ منورہ ہی میں ان کو مل گیا جس کے گواہ میرے پاس موجود ہیں لیکن
وہ شمس سے مس نہ ہوئے معلوم ہوا کہ حبيب الله کے متقدمین نے ان سے اس سلسلہ
میں رجوع کیا تو انھوں نے فرما دیا کہ مجھے کوئی بھی دعوت مبادلہ نہیں سی، مجھے یہ
سن کر بہت تعجب اور رنج ہوا کہ علم اور مشیت کے دعویدار کیا جھوٹے بھی ہو سکتے
ہیں؟ اور اب میں سن رہا ہوں کہ وہ اپنے حلقہ کے لوگوں کو اس طرح مطمئن کرنے
کی کوشش کرتے ہیں کہ امیر علی ایک دیوان آدمی ہے اس کے مزے کون لگے اور بعض بڑے
یوں کہہ دیتے ہیں کہ وہ جادوگر ہے، درحقیقت یہ کوئی نئی بات نہیں ہے حضرات
انصار کرام عہم بسلوۃ واسلام کے ساتھ ان کی امتوں کا یہی طریقہ رہا ہے کذابیت

مَا أَفَى الدِّينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا تَوَسَّوْا بِهِمْ وَارْتَاوْا بِهِمْ أَعْيُنٌ عَلَى أَغْنِطٍ
تَارِكَةٌ آيَةً كُودِ جَرَّتِي هِيَ، أَلَمْ تَفْضَلِ الْأَنْبِيَاءَ هَذَا تَمَّ بِأَمْرِهِمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ
يَكُنْ لِي كَوْنٌ لَمْ يَكُنْ لِي دِيْنًا وَارْتَاوْا بِهِمْ كُودِ جَرَّتِي هِيَ كُودِ جَرَّتِي هِيَ كُودِ جَرَّتِي هِيَ
لَمْ يَكُنْ لِي كَوْنٌ لَمْ يَكُنْ لِي دِيْنًا وَارْتَاوْا بِهِمْ كُودِ جَرَّتِي هِيَ كُودِ جَرَّتِي هِيَ كُودِ جَرَّتِي هِيَ

دو لوگ دل سے اپنے کو باطل پر سمجھے ہوئے ہیں، اس لئے سامنے نہیں آتے، اور ان کے عوام سوالات کی کو بھجواز کرتے ہیں کہ مباہلہ کیوں قبول نہیں کرتے، تو ان کو یہ جواب دیتے ہیں کہ امیر علی و ولوانہ باجاء و گزرتے، کبھی کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ معمولی آدمی ہے برابر کا آدمی نہیں، یہ کس دلیل سے ثابت ہے کہ مباہلہ کرنے والے دونوں برابر کے ہوتے چاہئیں، ہشاہ احمد نورانی نے تو آج تک کوئی جواب دیا ہی نہیں، ان کے بعض مستقدمین کی طرف سے کچھ تو مغلظات کے خطوط موصول ہوئے اور کچھ نے یوں لکھا کہ لاہور میں مباہلہ کر دے گی نے لکھا ہے کہ کراچی میں صیب مرنگ کی عمارت سے کو دپڑو، کسی نے تحریہ فرمایا کہ کراچی علماء و دیندیہ لکھ کر دیں کہ امیر علی ہمارا نمائندہ ہے، اس کی بار بار بار ہے، آخر نے ان سب باتوں کا جواب بارہا دیدیا ہے جو مکتوب مکہ مکرمہ اور مکتوب مدینہ منورہ میں چھپ چکا ہے، لیکن چونکہ ان کو راہ فرار ہی مطلوب ہے اس لئے اُنہیں باتوں کو دئے جاتے ہیں اور ان باتوں کو مباہلہ نہ کرنے کا پھانسا بنا دیتے ہیں، میں بار بار اعلان کر چکا ہوں اور پھر اعلان کرتا ہوں کہ

میں کسی کا مانند نہیں ہوں نہ مجھے کسی کا مانند ہونے کی ضرورت ہے، میں بحیثیت ایک مسلمان کے سامنے آیا ہوں، اگر شاہ احمد نورانی کو اپنے مددگار کی سچائی دکھا کر کرنی ہے تو مدینہ منورہ آجائے اور مباہلہ کرے وہ رضی نہ ہوں تو ان کے معتقدین ان کو راضی کریں، حق دانے کو سامنے آنے سے کیا ڈر ہے، ایک سیدھی سادی بات کو چکر میں ڈال کر افہام حق سے پہلو تہی کرنا کونسی دینداری اور سمجھداری کی بات ہے؟ بار بار ہر شخص کو جواب دینا جو کہ ایک مشکل امر ہے اور اس میں اشاعت وقت بھی ہے اس لئے میں یہ کتابچہ پریس کے حوالہ کر رہا ہوں جب بھی کسی بریلوی کا کوئی خط موصول ہوگا اسی کو سپردِ مالک ان شاء اللہ کر دیا کروں گا، اپنی بات پھر میں دھرتا ہوں کہ نورانی میاں مدینہ منورہ آکر مباہلہ کر لیں مجھے صرف انھیں سے مباہلہ کرنا ہے اور مدینہ منورہ ہی میں کرنا ہے کسی بریلوی کو اور کوئی بات لکھنے کی ضرورت نہیں ان ہی دو باتوں پر شاہ احمد نورانی کو راضی کریں، اب تک راہِ فراغتِ اکر کے وہ اپنی حصارِ مان چکے ہیں جو ہر بریلوی کی بار ہے، زیادہ لکھا پڑھی کی ضرورت نہیں، شاہ احمد نورانی کو آمادہ کر کے مدینہ منورہ بھیجیں،

ہم تمام سربراہان ممالک اسلامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ
 اپنی حکومت میں ایسا قانون پاس کریں جس کے ذریعہ تمام ایسے لوگوں
 کے خلاف شرعی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے جو ذاتی اغراض و مقاصد

بریلویوں کی حریفین شریفین کے خلاف خطرناک سازش

بریلویوں کی سازشیں ہمارے لیے خطرناک ہیں۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

آج کے دن ہمارے لیے خطرناک سازشیں ہیں۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

وہاں تک کہ وہ ہمارے لیے خطرناک ہیں۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

وہاں تک کہ وہ ہمارے لیے خطرناک ہیں۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

وہاں تک کہ وہ ہمارے لیے خطرناک ہیں۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

وہاں تک کہ وہ ہمارے لیے خطرناک ہیں۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

وہاں تک کہ وہ ہمارے لیے خطرناک ہیں۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

منظرہ شیعہ فیصلہ کا خدائی فیصلہ

مولوی غایت الدین لکھنؤ کی مہمہ تک سوت

مولوی غایت الدین لکھنؤ کی مہمہ تک سوت۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

مولوی غایت الدین لکھنؤ کی مہمہ تک سوت۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

مولوی غایت الدین لکھنؤ کی مہمہ تک سوت۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

مولوی غایت الدین لکھنؤ کی مہمہ تک سوت۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

مولوی غایت الدین لکھنؤ کی مہمہ تک سوت۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے خلاف ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

انجمن اشاعت التوحید والسنۃ شیعہ

برادران اسلام! پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ (الایضاً) کی
گیمارھویں کے نام پر فرائد

ایک نازہ شاہ کا رول ملکہ کو جسے مشہور عربی اندازہ ذہن اور الخلیج سے اپنی اراچی مسلطہ کی شاعت خاص اہمیت ملے اور
 فضیل کے ساتھ نازہ شاہ کیجاہ جلاوطن اسکایہ کہ قیام کو خودوں کے ایک سونے سے اور غریب زبان میں مشہور جہہ عربی
 مشہوروں کا ایک خط لکھ کر شاہ کیجاہ

یہاں غلاموں کو ان کے حقوق کی طرف توجہ دینا شروع کیا۔ غلاموں کو ان کے حقوق کی طرف توجہ دینا شروع کیا۔ غلاموں کو ان کے حقوق کی طرف توجہ دینا شروع کیا۔

[illegible]

پس اسے بھائیو! اسی طرح کی فراڈ بازیوں سے بچنا چاہیو

[illegible]

صیغہ درج ذیل میں لکھ دیکر سونے اور چاندی کے ہار اور خنجر کے کہ وہی کام آئے والی چیز ہے گھڑی میں بھی صرف
 سے کوئی بہت خالص ذکر کر کے موجود ہے اور نیکانہ کہ خود نیکانہ عالم کے گاہ ہے جو کہ ہر شکر ہے اور اعلیٰ پائے ہیں
 فرمودہ ہو اور دوسرے کو بھی کہانہ کہ کر مٹا کر دے ۔

مہمان آپ کے فیروزہ و صہی خواہ

سچے پیر و کاران حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ

دعوت مباہلہ اور اس کا پس منظر

[illegible]

مفتی ابو القاسم محمد امجد علی دہلوی صاحب مدظلہ العالی

ہیڈ آفس اسلامک کیڈمی مانچسٹر برطانیہ مرکزی جامع مسجد گلاسکو برطانیہ

مسلنے کے پتے

- (۱) دارالعلوم کورنگی (۲) جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی
- (۳) جامعہ حامدۃ شاہ فیصل کالونی نمبر ۳۳ (۴) جامعۃ العلوم الاسلامیہ
- علاقہ خوری ٹاؤن (۵) جامعہ دارالحیض کیمبر وارڈ بکر پیڑی (۶) جامعہ
- عربیہ احسن العلوم بلاک گلشن اقبال (۷) مدرسہ مفتاح العلوم
- گھاس منڈی حیدرآباد سندھ (۸) جامعہ اشرفیہ کھر (۹) جامعہ اشرفیہ
- لاہور (۱۰) جامعہ مدینۃ لاہور (۱۱) جامعہ قاسم العلوم گلشن کالونی
- ملتان (۱۲) جامعہ خیر المدارس ملتان (۱۳) مدرسہ انوار العلوم ملتان -
- (۱۴) مدرسہ فصرۃ العلوم گکھر گمراہ (۱۵) دارالعلوم تعلیم القرآن
- راجہ پانار راولپنڈی (۱۶) مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی (۱۷) مدرسہ بیت العلوم
- جہانگیر تحصیل صوابی ضلع مڑان (۱۸) دارالعلوم حقانیہ کوٹہ خشک
- تحصیل نوشہرہ (۱۹) دارالعلوم سرحدیہ پشاور (۲۰) جامعہ ملیہ مرزا ڈھیر (۲۱) مکتبہ
- مزار یہ بابا لکھنؤ مکہ مکرمہ (۲۲) قاری محمد حنیف صاحب علوم شرعیہ مدینہ منورہ
- (۲۳) مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوٹہ (۲۴) مدرسہ مظہر العلوم
- شالہہ کوٹہ (۲۵) مدرسہ تجوید القرآن سرکی روڈ کوٹہ